وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

اس نے اور کہا	جو	نہیں	وہ امید رکھتے	ہماری ملاقات کی	کیوں نہیں	وہ نازل کیے گئے	ہم پر	فرشتے	یا

اور وہ لوگ جنہیں ہمارے سامنے پیش ہونے کا ڈر نہیں، وہ کہتے ہیں ”ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آتے یا

نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا (21) يَوْمَ

ہم دیکھتے	رب ہمارا	البتہ بے شک	انہوں نے تکبر کیا	میں	اپنے آپ	اور سرکشی کی	سرکشی کرنا	بڑی	جس دن

ہمارا رب ہمارے سامنے کیوں نہیں آتا؟“ انہوں نے اپنے جی میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھا اور وہ سرکشی میں حد سے بڑھ گئے۔ مگر

يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا

وہ دیکھیں گے	فرشتوں کو	نہیں	خوشی ہوگی	اس دن	مجرموں کو	اور وہ کہیں گے	دُور

جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے اُس دن اِن مجرموں کے لیے کوئی خوش خبری نہ ہو گی، بلکہ وہ کہیں گے

مَّحْجُوْرًا (22) وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً

دُور کرنا	اور ہم آگے بڑھے	طرف	اس کی جو	انہوں نے کیا	کوئی	عمل	پھر ہم نے کردیا اسے	ریت

”بچاؤ بچاؤ“ اور ہم ان کے کیے ہوئے اعمال کی طرف بڑھیں گے اور انہیں اُڑتی ہوئی خاک

مَّنْثُوْرًا (23) اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا (24)

بکھری ہوئی	والے	جنت	اس دن	بہتر ہیں	ٹھکانے میں	اور اچھے ہیں	قیلولہ کرنے کی جگہ

بنا دیں گے۔ جنت والے اُس دن بہترین ٹھکانے اور نہایت اچھی آرام گاہ میں ہوں گے۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا (25) اَلْمُلْكُ

اور جس دن	وہ پھٹ جائے گا	آسمان	بادلوں سمیت	اور نازل کیے جائیں گے	فرشتے	نازل ہوکر	بادشاہی

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا، اس میں سے ایک بدلی ظاہر ہوگی جس کے اندر سے فرشتے لگاتار اُتارے جائیں گے۔ اس دن

يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا (26) وَيَوْمَ

اس دن	ثابت ہے	رحمان کے لیے	اور وہ ہوگا	وہ دن	پر	کافروں	سخت مشکل	اور اس دن

حقیقی بادشاہی رحمان کی ہو گی۔ کافروں کے لیے وہ دن بڑا سخت ہوگا۔ اس دن ظالم شخص

يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ

کاٹ کھائے گا ظالم	اپنے دونوں ہاتھوں کو	وہ کہے گا	اے کاش مجھے	میں بناتا	ساتھ	رسول کے

افسوس سے اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا ”کاش میں نے رسول ﷺ کے ساتھ راہ اختیار کی

سَبِيْلًا ﴿27﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿28﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ

راہ	ہائے افسوس مجھے	کاش کہ میں	نہ	میں بناتا	فلاں کو	دوست	البتہ بے شک	اس نے غافل رکھا مجھے

ہوتی۔ ہائے میری بدبختی! کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا، اسی نے مجھے گمراہ کر کے

عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿29﴾

سے	ذکر	اس کے بعد	جب	وہ آیا میرے پاس	اور ہے شیطان	انسان سے	بے وفائی کرنے والا

اس نصیحت سے بہکا دیا جو میرے پاس آ چکی تھی۔“ اور شیطان تو ہے ہی انسان کو دغا دینے والا۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿30﴾

اور کہا رسول ﷺ نے	اے میرے رب	بے شک	میری قوم نے	اس نے رکھا	اس	قرآن کو	چھوڑا ہوا

اور رسول ﷺ کہیں گے ”اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا۔“

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ

اور اسی طرح	ہم نے بنائے	واسطے ہر	نبی کے	دشمن	سے	مجرموں میں	اور کافی ہے	آپ کا رب

اور اے نبی ﷺ ہم نے اسی طرح مجرموں کو ہر نبی کا دشمن بنایا۔ اور آپ ﷺ کا رب ہدایت دینے

هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿31﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ

ہدایت دینے والا	اور مددگار	اور اس نے کہا	انہوں نے جو	وہ کافر ہوئے	کیوں نہ	وہ نازل ہوا	اس پر	قرآن

اور مدد کرنے کے لیے کافی ہے۔ کافروں نے کہا ”اس شخص پر ایک ہی دفعہ پورا قرآن کیوں نہیں

جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿32﴾ مع

جُملہ	ایک	اسی طرح ہے	تاکہ ہم مضبوط رکھیں	اس سے	دل آپ کے	اور ہم نے پڑھا اس کو	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

اتارا گیا؟“ ایسا اس لیے ہے تاکہ اس کے ذریعے ہم آپ ﷺ کے دل کو مضبوط کریں اور ہم نے اس قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿33﴾ ط

اور نہیں	وہ لاتے آپ کے پاس	کوئی بات	مگر	ہم لاتے ہیں آپ کے پاس	حق کو	اور بہت اچھی	تفسیر کو

ہے۔ اور یہ لوگ جو اعتراض بھی کریں گے ہم اس کا ٹھیک جواب اور بہترین وضاحت آپ ﷺ کو بتا دیں گے۔

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا

جو لوگ	وہ جمع کیے جائیں گے	پر	اپنے چہروں	طرف	جہنم (کی)	وہی ہیں	برے	جگہ کے لحاظ سے

یہ وہ لوگ ہیں جو منہ کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔ ان کا ٹھکانا بہت برا ہے

وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿34﴾ۧ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ ع 3 14 1

اور وہ بہت بھٹکے ہوئے	راستے سے	اور البتہ بے شک	ہم نے دی	موسیٰ کو	کتاب	اور ہم نے بنایا	اس کے ساتھ	اس کے بھائی

اور اِن کا راستہ نہایت گم راہی کا ہے۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور ان کے بھائی ہارون کو ان کا

هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿35﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ

ہارون کو	مددگار	پھر ہم نے کہا	تم دونوں جاؤ	طرف	قوم کی	جنہوں نے	اُنہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

مدد گار بنایا۔ پھر ہم نے انہیں حکم دیا ”تم دونوں ان لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔“

فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿36﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ

پھر ہم نے ہلاک کر دیا ان کو	ہلاک کرنا	اور قوم	نوح کی	جب	انہوں نے جھٹلایا	رسولوں کو	ہم نے غرق کیا ان کو

مگر پھر ہم نے ان لوگوں کو بالکل تباہ کر دیا۔ اور نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی ہم نے غرق کیا۔ جب کہ انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور ہم

وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚۖ ﴿37﴾

اور ہم نے بنایا ان کو	لوگوں کے لیے	نشانی	اور ہم نے تیار کیا	ظالموں کے لیے	عذاب	دردناک

نے اُن کو پانی میں غرق کر کے لوگوں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا۔ ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿38﴾ وَكُلًّا

اور عاد کو	اور ثمود کو	اور کنویں والوں کو	اور قوموں	درمیان	اس کے	بہت کو	اور ہر ایک کو

اور ہم نے قومِ عاد کو قومِ ثمود کو اور کنویں والے اصحابِ رس کو اور ان کے درمیان بہت سی قوموں کو ہلاک کیا۔ ان میں سے ہر ایک کو

ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿39﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى

ہم نے بیان کیں	اس کے لیے	مثالیں	اور ہر ایک کو	ہم نے ہلاک کیا	ہلاک کرنا	اور بے شک	وہ آئے (گزرے) ہیں	پر

ہم نے مثالیں دے کر سمجھایا۔ مگر ہم نے ان میں سے ہر ایک کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور یہ کافر لوگ قومِ لوط کی اُس بستی پر سے

الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا

بستی	جس پر	وہ بارش ہوئی	بارش	بری	کیا پس نہ	وہ تھے	وہ دیکھتے اسے	بلکہ	وہ تھے

گزرتے رہے ہیں جسے بری طرح پتھر برسا کر تباہ کیا گیا تھا۔ یہ لوگ اسے دیکھ کر عبرت نہیں پکڑتے؟ اصل میں ان لوگوں

لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿40﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا

نہ	وہ امید رکھتے	دوبارہ جی اٹھنے کی	اور جب	وہ دیکھتے ہیں آپ کو	نہیں	وہ بناتے آپ کو	مگر	مذاق	کیا یہ ہے

کو قیامت کا ڈر نہیں۔ اے نبی ﷺ جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ ﷺ کا مذاق اُڑاتے ہیں اور کہتے ہیں ”کیا

الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿41﴾ اِنْ كَادَ لَیُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَاۤ

وہ جسے بھیجا	اللہ نے	رسول بنا کر	بے شک	وہ قریب تھا	کہ وہ گمراہ کر دے ہمیں	سے	معبودوں ہمارے	اگر نہ ہوتا

یہی ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اِس نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹا دیا ہوتا

اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَا ؕ وَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ

یہ کہ	ہم ڈٹ گئے	ان پر	اور ضرور	وہ جانیں گے	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب کو	کون ہے

اگر ہم ان پر جمے نہ رہتے“ ان لوگوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا جب یہ عذاب کو دیکھیں گے کہ کون سیدھی

اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿42﴾ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ

زیادہ گمراہ	راہ سے	کیا آپ نے دیکھا	جس نے	اس نے بنایا	معبود اپنا	خواہش اپنی کو	کیا پھر آپ	آپ ہیں

راہ سے بھٹکا ہوا تھا۔ اے نبی ﷺ کیا آپ نے ایسے شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ تو کیا

عَلَیْهِ وَكِیْلًا ۙ﴿43﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ

اس پر	نگران	کیا	آپ گمان کرتے ہیں	یہ کہ	اکثر ان کے	وہ سنتے ہیں	یا	وہ سمجھتے ہیں

آپ ﷺ اس کے ذمہ دار ہیں؟ یا کیا آپ ﷺ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کافروں میں سے اکثر کچھ سنتے یا سمجھتے ہیں؟

4 ع 10 2 اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ع ﴿44﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى

نہیں ہیں	وہ	مگر	مانند جانوروں کے	بلکہ	وہ	زیادہ گمراہ ہیں	راہ سے	کیا نہیں	آپ نے دیکھا	طرف

نہیں، وہ تو جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ کیا تم نے اپنے رب کی قدرت نہیں دیکھی

رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا

اپنے رب کی	کیسے	اس نے پھیلایا	سائے کو	اور اگر	وہ چاہتا	تو وہ کر دیتا اسے	ساکن	پھر	ہم نے بنایا

وہ کس طرح سائے کو پھیلا دیتا ہے۔ اگر وہ چاہتا تو اسے ایک ہی حالت پر ٹھہرا دیتا۔ لیکن ہم نے سائے کو

الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۙ﴿45﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ﴿46﴾ وَهُوَ

سورج کو	اس پر	دلیل	پھر	ہم نے کھینچ لیا اسے	اپنی طرف	کھینچنا	آہستہ آہستہ	اور وہی ہے

سورج پر دلیل بنا دیا۔ پھر اس سائے کو ہم آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں۔ اللہ ہی نے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

جس نے	اس نے بنایا	تمہارے لیے	رات کو	پردہ	اور نیند کو	آرام	اور اس نے بنایا	دن کو

تمہارے لیے رات بنائی پردہ پوشی کے لیے، نیند بنائی آرام کے لیے اور دن بنایا چلنے پھرنے

نُشُوْرًا ﴿47﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ

جی اٹھنا	اور وہی ہے	جس نے	اس نے بھیجیں	ہوائیں	خوشخبری دیتیں	آگے	اس کی رحمت کے

کے لیے۔ وہی ہے جو بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بارش کے آنے کی خوش خبری دیتی ہیں۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا ﴿48﴾ لِّنُحْيِۦ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ

اور ہم نے اتارا	سے	آسمان	پانی	پاک کرنے والا	تاکہ ہم زندہ کریں	اس سے	شہر	مردہ کو	اور ہم پلائیں اسے

اور ہم آسمان سے پاک پانی اتارتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت

مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿49﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ

ان کو جو	ہم نے پیدا کیے	جانور	اور انسان	بہت سے	اور البتہ بے شک	ہم نے طرح طرح سے بیان کیا اسے

سے جانوروں اور انسانوں کو اس سے سیراب کر دیں۔ ہم نے یہ بات لوگوں کے لیے

بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ڮ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿50﴾ وَلَوْ شِئْنَا

ان کے درمیان	تاکہ وہ نصیحت پائیں	پھر وہ نہ باز آئے	اکثر	لوگ	مگر	کفر کرنا	اور اگر	ہم چاہتے

طرح طرح سے بیان کی ہے تاکہ وہ سمجھیں۔ مگر اکثر لوگ پھر بھی ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے۔ اگر ہم چاہتے تو

لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿51﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ

ضرور ہم بھیجتے	میں	ہر	بستی	ایک خبردار کرنے والا	پس نہ	آپ پیروی کریں	کافروں کی	اور جہاد کریں ان سے	اس کے ساتھ

ہر بستی میں ایک خبردار کرنے والا بھیج دیتے۔ اے نبی ﷺ! آپ ﷺ ان کافروں کا کہنا نہ مانیں بلکہ اس قرآن کے ذریعے ان کے

جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿52﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا

جہاد	بڑا	اور وہی ہے	جس نے	اس نے ملائے	دو سمندر	یہ ہے	میٹھا	خوب میٹھا	اور یہ

خلاف زبردست جہاد کریں۔ وہی اللہ ہے جس نے دو سمندروں کو ملایا جن میں سے ایک کا پانی میٹھا اور خوش گوار ہے،

مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿53﴾ وَهُوَ

کھاری	سخت کڑوا	اور اس نے بنا دیا	درمیان دونوں کے	ایک پردہ	اور روک	باندھی ہوئی	اور وہی ہے

دوسرے کا کھاری اور کڑوا ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان پردہ حائل کر دیا اور مضبوط آڑ بنا دی۔

الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ

جس نے	اس نے پیدا کیا	سے	پانی	بشر کو	پھر اس نے بنایا اس کو	نسب	اور سسرال والا	اور وہ ہے	آپ کا رب

وہی اللہ ہے جس نے انسان کو پانی کی بوند سے پیدا کیا۔ پھر اسے خاندان والا اور سسرال والا بنایا۔ اور تمہارا رب بڑی

قَدِيْرًا ﴿54﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ

بڑی قدرت والا	اور وہ پوجتے ہیں	سے	سوائے	اللہ کے	اسے جو	نہیں	وہ فائدہ دیتا ان کو

قدرت والا ہے۔ مشرک لوگ اللہ کے سوا ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو نہ انھیں نفع پہنچانے کا اختیار رکھتی ہیں اور نہ نقصان

وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿55﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا

اور نہ وہ نقصان پہنچاتا ہے ان کو	اور وہ ہے	کافر	خلاف	اپنے رب کے	حمایتی	اور نہیں	ہم نے بھیجا آپ کو	مگر

پہنچانے کا۔ بلکہ کافر اپنے رب کے دشمنوں سے ملا ہوا ہے۔ اے نبی ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو خوشخبری دینے والا

مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿56﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ

خوش خبری دینے والا	اور ڈرانے والا	کہہ دیجیے	نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی	اجر	مگر	جو کوئی	وہ چاہے

اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ ان لوگوں سے کہہ دیں ''میں اس کام پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ یہی کہتا ہوں کہ

اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿57﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

کہ	وہ پکڑے	طرف	اپنے رب کی	راہ کو	اور آپ توکل کریں	پر	اس زندہ	جو	نہیں	وہ مرے گا کبھی

جو کوئی چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کرلے۔ اور آپ ﷺ اس ہمیشہ زندہ رہنے والے اللہ پر بھروسا رکھیں جو لافانی ہے۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۚ ﴿58﴾ الَّذِيْ خَلَقَ مع

اور آپ تسبیح کریں	اس کی تعریف کے ساتھ	اور وہ کافی ہے	ساتھ اس کے	گناہوں سے	اپنے بندوں کے	باخبر	اسی نے	پیدا کیا

اُسی کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح کریں۔ وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے کے لیے کافی ہے۔ جو اُسی نے آسمانوں کو،

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

آسمانوں کو	اور زمین کو	اور جو کچھ	درمیان دونوں کے	میں	چھ	دنوں	پھر	وہ قائم ہوا	پر

زمین کو، اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر وہ عرش پر

الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿59﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا

عرش	وہ رحمان ہے	پس آپ پوچھیں	اس کے بارے میں	کسی باخبر سے	اور جب	وہ کہا جائے	ان کو	تم سجدہ کرو

قائم ہوا۔ لوگو! وہی رحمان ہے۔ اس کی شان کسی جاننے والے سے پوچھو۔ جب مشرکوں سے کہا جاتا ہے

لِلرَّحْمٰنِ ۚ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ

رحمان کو	وہ کہتے ہیں	اور کون ہے	رحمٰن	کیا ہم سجدہ کریں	اس کو جو	تو حکم دے ہمیں	اور وہ زیادہ کرتا ہے ان کو

تم صرف رحمان کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں ''رحمان کون ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے آگے تم ہمیں سجدہ کرنے کو کہو۔'' اور اُن کا بدکنا

نُفُوْرًا ۩ ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا

نفرت میں	بہت برکت والا ہے	وہ جس نے	اس نے بنائے	میں	آسمان	برج	اور اس نے بنایا	اس میں

اور بڑھ جاتا ہے۔ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان پر بڑے بڑے ستارے بنائے۔ اُس میں سورج کا چراغ

سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

چراغ	اور چاند	چمکتا ہوا	اور وہی ہے	جس نے	اس نے بنایا	رات کو	اور دن کو	آگے پیچھے آنے والے

اور چمک دار چاند بنایا۔ وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ

اس کے لیے جو	وہ ارادہ کرے	کہ	وہ نصیحت حاصل کرے	یا وہ ارادہ کرے	شکر کرنے کا	اور بندے	رحمان کے	وہ ہیں جو

تاکہ لوگ غور کریں اور شکرگزار بنیں۔ رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾

وہ چلتے ہیں	پر	زمین	نرمی سے	اور جب	وہ بات کریں ان سے	جاہل لوگ	وہ کہتے ہیں	سلام ہے

عاجزی سے چلتے ہیں۔ جب جاہل لوگ اُن سے بات کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں: تم کو سلام۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

اور وہ جو	وہ رات گزارتے ہیں	اپنے رب کو	سجدہ کرتے ہوئے	اور قیام کرتے ہوئے	اور جو	وہ کہتے ہیں	اے ہمارے رب

جو اپنے رب کے آگے سجدے کرتے ہوئے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ جو کہتے ہیں ”اے ہمارے رب!

اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا

تو پھیر دے	ہم سے	عذاب	جہنم کا	بے شک	عذاب اس کا	وہ ہے	چمٹنے والا	بے شک وہ

ہمیں جہنم کے عذاب سے دُور رکھنا۔ کیوں کہ اُس کا عذاب بڑی چمٹنے والی مصیبت ہے۔ بے شک وہ

سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا

برا ہے	ٹھکانہ	اور مقام رہنے کا	اور جو	جب	وہ خرچ کرتے ہیں	نہیں	وہ اسراف کرتے

برا ٹھکانا اور برا مقام ہے۔“ اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ

وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ

اور نہیں وہ کنجوسی کرتے	اور وہ ہوتا ہے	درمیان	اس کے	معقول گزارہ	اور جو	نہیں	وہ پکارتے	ساتھ	اللہ کے

بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ کفایت شعاری اختیار کرتے ہیں۔ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے

اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

معبود	دوسرے کو	اور نہیں	وہ قتل کرتے	جان کو	جس کو	حرام قرار دیا اللہ نے	مگر	ساتھ حق کے

جو کسی ایسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے

وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿68﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

اور نہ وہ زنا کرتے ہیں	اور جو کوئی	وہ کرے کام	ایسا	وہ ملے گا	گناہ کی سزا سے	وہ دُگنا دیا جائے گا	اس کو	عذاب

اور جو بدکاری نہیں کرتے۔ اور جو ایسے کام کرے گا وہ اپنے کیے کی سزا بھگتے گا۔ قیامت کے دن اُس کا عذاب بڑھتا ہی چلا جائے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿69﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ

دن	قیامت کے	اور وہ ہمیشہ رہے گا	اس میں	ذلیل ہوکر	مگر	جو کوئی	وہ توبہ کرے	اور وہ ایمان لائے

گا۔ اور وہ اُس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی، ایمان لایا

وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ

اور وہ عمل کرے	عمل	اچھا	تو وہ لوگ ہیں کہ	بدل ڈالے گا اللہ	ان کے گناہوں کو	نیکیوں میں

اور نیک کام کیے، اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿70﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ

اور ہے اللہ	بڑا بخشنے والا	نہایت مہربان	اور جو (کوئی)	وہ توبہ کرے	اور وہ عمل کرے	اچھا	تو بے شک وہ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو توبہ کر لے اور نیک کام کرے تو وہ

يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿71﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا

وہ توبہ کرتا ہے	طرف	اللہ کی	توبہ کرنا	اور جو	نہیں	وہ گواہی دیتے	جھوٹی	اور جب	وہ گزریں

اللہ ہی کی طرف رجوع کر رہا ہے۔ اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ کسی بیہودہ چیز سے

بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿72﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

بیہودہ چیز سے	وہ گزرتے ہیں	وقار سے	اور جو	جب	انہیں نصیحت کی جائے	آیتوں کے ساتھ	ان کے رب کی

گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ جب انہیں ان کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ

لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿73﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ

نہیں وہ گر پڑتے	ان پر	بہرے	اور اندھے ہوکر	اور جو	وہ کہتے ہیں	اے ہمارے رب	تو دے	ہم کو	سے

اُن پر اندھے بہرے نہیں بنے رہتے۔ اور وہ دعا کرتے ہیں ”اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی

اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿74﴾ اُولٰٓئِكَ

بیویوں ہماری	اور اولاد ہماری سے	ٹھنڈک	آنکھوں کی	اور بنا ہم کو	پرہیزگاروں کے لیے	نمونۂ عمل	وہی ہیں

طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کے لیے اعلیٰ نمونہ بنا۔ یہی لوگ ہیں

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿75﴾ لا

جن کو بدلے میں دیے جائیں گے	بالا خانے	اس وجہ سے جو	انہوں نے صبر کیا	اور ان کو دی جائے گی	اس میں	دعا زندگی کی	اور سلامتی کی

جنہیں اُن کے صبر کے بدلے میں جنت کے اُونچے بالا خانے ملیں گے۔ جہاں اُن کا اِستقبال دعا اور سلام کے ساتھ ہوگا۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿76﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ

ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ اچھا ہے	ٹھکانہ	اور مقام رہنے کا	کہہ دیجیے	نہیں	وہ پروا کرتا	تمہاری	رب میرا

وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ کیسی عمدہ جگہ ہے ٹھہرنے کی اور کیسی اچھی جگہ ہے رہنے کی۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ کافروں سے

لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿77﴾ ع 6 ع 17 4

اگر نہ	تم پکارو اس کو	البتہ بے شک	تم نے جھٹلایا	پس ضرور	وہ ہوگا (وبال اس کا)	لگ جانے والا

کہہ دیں ”اگر تم میرے رب کو نہیں پکارو گے تو اسے تمہاری کیا پروا؟ اب جب کہ تم اسے جھٹلا چکے تو اس کا عذاب تمہیں آ کر رہے گا۔

الربع

(26) سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ (47)

اٰیاتھا 227 | رکوعاتھا 11

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿1﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿2﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا

طٰسٓمّٓ	یہ ہیں	آیتیں	کتاب	واضح کی	شاید آپ	ہلاک کرنے والے ہیں	اپنی جان کو	یہ کہ نہیں

طا،سین،میم۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ اے نبی ﷺ! شاید آپ ﷺ خود کو ہلاک کر ڈالیں گے کہ کیوں یہ

المنزل الخامس (5)

يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿3﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

وہ ہوتے	ایمان لانے والے	اگر	ہم چاہیں	ہم اتاریں	ان پر	سے	آسمان	کوئی نشانی	پھر وہ ہو جائیں

لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اگر ہم چاہیں تو اِن پر آسمان سے ایسی نشانی اتار دیں جس کے آگے

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿4﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

گردنیں ان کی	اس کے سامنے	جھکی ہوئی	اور نہیں	وہ آتا ان کے پاس	کوئی	ذکر	طرف سے	رحمان کی

اِن کی گردنیں جھک جائیں۔ اِن کا حال یہ ہے کہ اِن کے پاس رحمان کی طرف سے کوئی نئی نصیحت ایسی نہیں آتی

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿5﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا

نیا	مگر	وہ ہیں	اس سے	منہ موڑنے والے	پس بے شک	انہوں نے جھٹلایا	پس جلدی آئیں گی ان کو	خبریں

جس سے یہ بے رُخی نہ کرتے ہوں۔ اب جب کہ وہ جھٹلا چکے تو جلد ہی انہیں اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿6﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا

اس کی جو	وہ تھے	ساتھ اُس کے	وہ مذاق اڑاتے	کیا	نہیں	وہ دیکھتے	طرف	زمین کی	کتنے	ہم نے اگائے

جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین نہیں دیکھی ہم نے اس میں کس قدر طرح

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿7﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ

اس میں	کے	ہر قسم	جوڑے	عمدہ	بے شک	میں	اس	البتہ نشانی ہے	اور نہیں	وہ ہیں

طرح کی عمدہ چیزوں کے جوڑے اُگائے ہیں ۔ یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے مگر پھر بھی

ع 1 9 5 اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿8﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿9﴾ ع وَاِذْ

اکثر ان کے	ایمان لانے والے	اور بے شک	آپ کا رب	البتہ وہی ہے	بڑا غالب	نہایت مہربان	اور جب

اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ بے شک تمہارا رب بڑا غالب اور مہربان ہے۔ اے نبی ﷺ جب

نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿10﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ

ندا دی آپ کے رب نے	موسیٰ کو	یہ کہ	تو جا	قوم	ظالم کے پاس	قوم	فرعون کی

آپ ﷺ کے رب نے موسیٰ علیہ السلام کو ندا دی کہ ”تم اس ظالم قوم کے پاس جاؤ جو قوم فرعون کہلاتی ہے۔ کیا وہ

اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿11﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿12﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ

کیا نہیں وہ ڈرتے	اس نے کہا	اے میرے رب	بے شک میں	میں ڈرتا ہوں	کہ	وہ مجھے جھٹلائیں گے	اور وہ تنگ ہوتا ہے	سینہ میرا

ڈرتے نہیں“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ”اے میرے رب! مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔ میرا سینہ تنگ ہوتا ہے۔

وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿13﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ

اور نہیں	وہ چلتی	زبان میری	پس تو وحی بھیج	طرف	ہارون کے بھی	اور ان کا	مجھ پر	ایک گناہ ہے

میری زبان زیادہ نہیں چلتی۔ اس لیے تو ہارون علیہ السلام کو نبی بنا کر میرے ساتھ بھیج دے جب کہ میرے اوپر ان کا ایک جرم ہے

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿14﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ

پس میں ڈرتا ہوں	کہ	وہ قتل کریں گے مجھے	اس نے کہا	ہرگز نہیں	پس تم دونوں جاؤ	ہماری آیتوں کے ساتھ	بے شک ہم	تمہارے ساتھ

تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔“ اللہ نے فرمایا ”گھبراؤ نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ

مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿15﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿16﴾ اَنْ

سننے والے ہیں	پس تم دونوں جاؤ	فرعون کے پاس	پھر تم کہو	بے شک ہم	رسول ہیں	رب	جہانوں کے	یہ کہ

سنتے دیکھتے ہیں۔ تم فرعون کے پاس جاؤ اور کہو ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں،

اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿17﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا

تو بھیج دے	ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل کو	اس نے کہا	کیا نہیں	ہم نے پرورش کی تیری	اپنے درمیان	بچپن میں

تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دو“ فرعون نے کہا ”اے موسیٰ علیہ السلام کیا ہم نے تمہیں اپنے ہاں بچپن میں نہیں پالا؟

وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿18﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ

اور تو رہا	ہم میں	کے	عمر اپنی	کئی سال	اور تو نے کیا	کیا اپنا کام	جو	تو نے کیا

تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس گزارے اور تم نے ایک جرم بھی کیا تھا

وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿19﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿20﴾

اور تو ہے	سے	ناشکری کرنے والوں	اس نے کہا	میں نے کام کیا تھا وہ	اس وقت	جب کہ میں تھا	سے	ناواقفوں میں

اور تم ناشکرے ہو“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ”میں نے وہ اُس وقت کیا جب مجھ سے بھول ہوئی تھی۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ

پھر میں بھاگ نکلا	تم سے	جب	میں خوف زدہ ہوا تم سے	پھر اس نے دیا	مجھ کو	میرے رب نے	حکم (علم)	اور اس نے بنایا مجھے	سے

پھر مجھے تم لوگوں سے اندیشہ ہوا تو میں بھاگ گیا۔ پھر میرے رب نے مجھے دانائی عطا کی اور مجھے

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿21﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿22﴾

رسولوں میں	اور یہی	احسان	تو احسان جتاتا جس کا	مجھ پر	یہ کہ	تو نے غلام بنا رکھا ہے	بنی اسرائیل کو

رسول بنایا۔ کیا یہی وہ احسان ہے جو تم مجھے جتا رہے ہو اور کیا اِسی کے بدلے میں تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے؟

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿23﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہا	فرعون نے	اور کیا ہے	رب	جہانوں کا	اس نے کہا	رب ہے	آسمانوں کا	اور زمین کا

فرعون نے کہا ”رب العالمین کیا ہے؟“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ”وہی جو آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا

وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿24﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ

اور جو	دونوں کے درمیان	اگر	تم ہو	یقین کرنے والے	اس نے کہا	ان کو جو	اس کے ارد گرد تھے

رب ہے، اگر تم یقین کرنے والے ہو“ فرعون نے اپنے ارد گرد والوں سے کہا ”کیا

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿25﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿26﴾ قَالَ اِنَّ

کیا نہیں تم سنتے	اس نے کہا	رب تمہارا	اور رب	تمہارے باپ دادا کا	پہلوں کا	اس نے کہا	بے شک

تم سن رہے ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے بڑوں کا بھی رب ہے جو پہلے گزر چکے ہیں۔'' اس پر

رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿27﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ

تمہارا رسول	جو	وہ بھیجا گیا ہے	تمہاری طرف	البتہ دیوانہ ہے	اس نے کہا	رب	مشرق کا

فرعون نے اپنے لوگوں سے کہا ''یہ شخص جو تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے دیوانہ ہے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''وہی مشرق و

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿28﴾ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ

اور مغرب کا	اور اس کا جو	دونوں کے درمیان ہے	اگر	تم ہو	تم عقل سے کام لیتے	اس نے کہا	البتہ اگر	تو نے بنایا

مغرب کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے، اگر تم عقل سے کام لیتے ہو۔'' فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا

اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿29﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ

معبود	میرے سوا	میں ضرور بنادوں گا تجھے	سے	قیدیوں میں	اس نے کہا	کیا اگر	لاؤں میں تیرے پاس	کوئی چیز

''اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں ضرور قید کردوں گا۔'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اگر میں کوئی واضح دلیل پیش کردوں تو

مُّبِيْنٍ ﴿30﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿31﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ

واضح	اس نے کہا	پس تو	لا اسے	اگر	تو ہے	سے	سچوں میں	پھر اس نے ڈال دیا	عصا اپنا

پھر بھی؟'' فرعون نے کہا ''پیش کرو اگر تم سچے ہو'' موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا

فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿32﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَاۗءُ

پھر اچانک	وہ تھا	اژدھا	ظاہر	اور اس نے بغل سے نکالا	اپنا ہاتھ	تو اچانک	وہ تھا	سفید

جو ایک اژدھے کی صورت میں ظاہر ہوا۔ پھر اپنا ہاتھ گریبان سے باہر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو سفید چمکتا ہوا نظر آیا۔ فرعون نے اپنے

2 ع 24 6 لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿33﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿34﴾ يُّرِيْدُ اَنْ

دیکھنے والوں کے لیے	اس نے کہا	سرداروں کو	اپنے اردگرد کے	بے شک	یہ ہے	البتہ جادوگر	ماہر	وہ چاہتا ہے	کہ

اردگرد کے سرداروں سے کہا ''یقیناً'' یہ کوئی ماہر جادوگر ہے جو اپنے جادو کے

يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ڰ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿35﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ

وہ نکالے تمہیں	سے	تمہارے ملک	اپنے جادو سے	پس کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا	تو مہلت دے اس کو

زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے۔ بتاؤ تمہارا کیا مشورہ ہے؟'' درباریوں نے کہا ''اس شخص کو اور اس کے

وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿36﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ

اور اس کے بھائی کو	اور تو بھیج	میں	شہروں	اکٹھے کرنے والے	وہ لائیں تیرے پاس	ہر ایک	جادوگر

بھائی کو مہلت دیں اور شہروں میں سپاہی بھیج دیں جو تمام ماہر جادو گروں کو آپ کے

عَلِيْمٍ ﴿37﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿38﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ

ماہر کو	پھر جمع کیے گئے	جادوگر	وقت پر	دن	معلوم کے	اور کہا گیا	لوگوں کو

پاس لائیں۔“ چنانچہ ایک دن مقررہ وقت پر سارے جادوگر اکٹھے کیے گئے۔ عام لوگوں کو بھی جمع ہونے کے لیے

هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿39﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ

کیا	تم ہو	جمع ہونے والے	شاید ہم	ہم پیروی کریں	جادوگروں کی	اگر	وہ ہوں	وہی

کہہ دیا گیا تاکہ سب مل کر جادوگروں کا ساتھ دیں اگر وہ مقابلے میں

الْغٰلِبِيْنَ ﴿40﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ

غالب	پھر جب	وہ آئے	جادوگر	وہ بولے	فرعون سے	کیا ہے	ہمارے لیے	البتہ معاوضہ	اگر

غالب آ سکیں۔ پھر جب جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا ”کیا ہمیں انعام بھی ملے گا

كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿41﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿42﴾

ہم ہوئے	ہم	غالب	اس نے کہا	ہاں	اور بے شک تم	تب	البتہ ہو گے مقربین میں سے

اگر ہم غالب رہے؟“ فرعون نے کہا ”ضرور ملے گا اور پھر تم ہمارے مقرب لوگوں میں شامل ہو گے۔“

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿43﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ

اس نے کہا	ان کو	موسیٰ نے	تم ڈالو	جو کچھ	تم ہو	ڈالنے والے	پھر انہوں نے ڈالیں	اپنی رسیاں

موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے کہا ”تمہیں جو ڈالنا ہو ڈالو۔“ انہوں نے اپنی رسیاں

وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿44﴾ فَاَلْقٰى

اور لاٹھیاں اپنی	اور انہوں نے کہا	قسم عزت کی	فرعون	بے شک ہم	ضرور ہم ہوں گے	غالب	پھر اس نے ڈال دیا

اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہا عزتِ فرعون کی قسم ہم غالب رہیں گے۔“ پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے

مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿45﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ

موسیٰ نے	عصا اپنا	پھر اچانک	وہ	وہ نگلتا تھا	اسے جو کچھ	انہوں نے جھوٹ بنا رکھا تھا	پھر وہ گرا دیے گئے	جادوگر

اپنا عصا ڈالا تو وہ اُن کے بنائے ہوئے جادو کے ڈرامے کو نگلنے لگا۔ یہ دیکھ کر جادوگر سجدے میں

سٰجِدِيْنَ ﴿46﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿47﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿48﴾

سجدہ کرتے ہوئے	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے	ساتھ رب	جہانوں کے	رب پر	موسیٰ کے	اور ہارون کے

گر پڑے اور بول اٹھے ”ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا رب ہے“

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ

اس نے کہا	تم ایمان لائے ہو	اس پر	پہلے	اس سے کہ	میں اجازت دوں	تم کو	بے شک وہ ہے	البتہ بڑا (استاد) تمہارا	جس نے

فرعون نے ان سے کہا ”تم لوگ میری اجازت کے بغیر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے ہو۔ بے شک وہ تمہارا استاد ہے جس نے

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

اس نے سکھایا ہے تم کو	جادو	پس ضرور جلدی	تمہیں معلوم ہو جائے گا	البتہ ضرور میں کاٹوں گا	تمہارے ہاتھ	اور تمہارے پاؤں

تمہیں جادو سکھایا۔ اچھا، اب تمہیں انجام معلوم ہو جائے گا۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے

مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿49﴾ ۚ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ؗ اِنَّآ اِلٰى

سے	الٹے	اور ضرور میں پھانسی دوں گا تم	سب کو	وہ بولے	نہیں	کوئی پروا	بیشک ہم	طرف

پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو ضرور پھانسی دوں گا۔“ وہ بولے ”کوئی پروا نہیں ہم اپنے رب کے

رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿50﴾ ۚ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ

رب اپنے کی	پھرنے والے ہیں	بے شک ہم	ہم توقع رکھتے ہیں	کہ	وہ بخش دے گا ہم کو	ہمارا رب	ہماری خطائیں	اس لیے کہ	ہم ہیں

پاس پہنچ جائیں گے۔ ہمیں امید ہے ہمارا رب ہماری خطائیں معاف کرے گا کیوں کہ ہم پہلے

3 ع 18 7 اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿51﴾ ؏ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ

پہلے	ایمان لانے والے	اور ہم نے وحی کی	طرف	موسیٰ کی	یہ کہ	تو لے چل	میرے بندوں کو

ایمان لانے والے بنے۔“ پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی ”میرے بندوں کو لے کر رات کے وقت نکل جاؤ۔

اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿52﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿53﴾ ۚ اِنَّ

بے شک تمہارا	تعاقب کیا جائے گا	پھر بھیجے	فرعون نے	میں	شہروں	جمع کرنے والے	بے شک

ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔“ پھر فرعون نے فوجیں اکٹھی کرنے کے لیے تمام شہروں میں سپاہی بھیجے کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور

هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿54﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿55﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ

یہ ہے	البتہ گروہ	چھوٹا سا	اور بے شک وہ ہیں	ہم کو	البتہ غصہ دلانے والے	اور بے شک ہم	البتہ جماعت ہیں

ان کے ساتھی چھوٹی سی جماعت ہیں، انہوں نے ہمیں غصہ دلایا ہے۔ ہم ایک طاقت ور

حٰذِرُوْنَ ﴿56﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿57﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ

ڈرانے والے	پھر ہم نے نکالا ان کو	سے	باغوں	اور چشموں سے	اور خزانوں سے	اور مکانوں

اور مستعد قوم ہیں۔ لیکن پھر ہم نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو اُن کے باغوں، چشموں، خزانوں اور عمدہ مکانوں سے

كَرِيْمٍ ﴿58﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿59﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿60﴾

عمدہ سے	اسی طرح ہوا	اور ہم نے وارث بنایا ان کا	بنی اسرائیل کو	پھر انہوں نے پیچھا کیا ان کا	سورج نکلتے وقت

نکال باہر کیا۔ یہی کچھ ہوا۔ بعد میں ہم نے بنی اسرائیل کو ایسی نعمتوں کا وارث بنا دیا۔ اگلی صبح جب فرعونیوں نے بنی اسرائیل کا پیچھا

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿61﴾ قَالَ

پھر جب	اس نے دیکھا	دونوں لشکروں نے	اس نے کہا	ساتھیوں نے	موسیٰ کے	بے شک ہم	یقیناً پالیے گئے ہیں	اس نے کہا

کیا تو دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا ”یقیناً ہم پکڑے گئے“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا

كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿62﴾ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ

ہرگز نہیں	بے شک	میرے ساتھ	میرا رب ہے	جلدی رہنمائی کرے گا میری	پھر ہم نے وحی کی	طرف	موسیٰ کی	یہ کہ	تو مار

”ہرگز نہیں۔ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ضرور کوئی راستہ بتائے گا۔“ پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ ”اپنا عصا

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿63﴾

اپنے عصا کو	سمندر میں	پھر وہ پھٹ گیا	پھر وہ ہو گیا	ہر	ٹکڑا	جیسے پہاڑ	بڑا

سمندر میں مارو“ اِس طرح سمندر کا پانی پھٹ گیا اور اِس کا ہر حصہ پہاڑی تودے کی طرح کھڑا ہو گیا۔

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿64﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿65﴾

اور ہم نے قریب کر دیا	وہاں	دوسروں کو	اور ہم نے نجات دی	موسیٰ کو	اور ان کو جو	ساتھ اس کے تھے	سب کو

ہم نے دوسرے فریق کو بھی اس کے قریب پہنچا دیا۔ پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو بچا لیا۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿66﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر	ہم نے غرق کر دیا	دوسروں کو	بے شک	میں	اس	البتہ نشانی ہے	اور نہ	وہ تھے	اکثر ان کے

مگر دوسرے فریق کو غرق کر دیا۔ یقیناً اس واقعے میں بڑی عبرت ہے۔ اس کے باوجود اکثر لوگ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿67﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿68﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ (ع 4 17 8)

ایمان لانے والے	اور بے شک	آپ کا رب	البتہ وہی ہے	بڑا غالب	نہایت مہربان	اور آپ پڑھ کر سنائیں	ان پر	قصہ

ایمان نہیں لاتے۔ بے شک تمہارا رب بڑا غالب اور مہربان ہے۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ ان لوگوں

وقف لازم

إِبْرٰهِيمَ ﴿69﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿70﴾ قَالُوا نَعْبُدُ

ابراہیم کا	جب	اس نے کہا	اپنے باپ کو	اور اپنی قوم کو	کس چیز کی	تم عبادت کرتے ہو	وہ بولے	ہم عبادت کرتے ہیں

کو ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سنائیں۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا ”تم لوگ کس چیز کی عبادت کرتے

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِينَ ﴿71﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿72﴾

بتوں کی	پس ہم ہمیشہ رہیں گے	پاس ان کے	بیٹھے	اس نے کہا	کیا	وہ سنتے ہیں تمہاری	جب	تم پکارتے ہو

ہو؟“ انہوں نے جواب دیا ”ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی سیوا کرتے ہیں۔“ ابراہیمؑ نے کہا ”کیا یہ تمہاری سنتے ہیں

أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿73﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذٰلِكَ

یا	وہ فائدہ دیتے ہیں تمہیں	یا	وہ نقصان پہنچاتے ہیں	وہ بولے	بلکہ	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا کو	ایسا

جب تم انہیں پکارتے ہو؟ یا تمہیں نفع نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا ”ہم نے اپنے باپ دادا کو یہی کچھ

يَفْعَلُونَ ﴿74﴾ قَالَ أَفَرَءَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿75﴾ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ

وہ کرتے تھے	اس نے کہا	کیا پس تم نے غور کیا	(اس چیز پر) جس کی	تم ہو	تم عبادت کرتے ہو	تم	اور تمہارے باپ دادا

کرتے دیکھا ہے۔“ ابراہیم علیہ السلام نے کہا ”کیا تم نے کبھی غور کیا کن چیزوں کو پوجتے ہو تم بھی اور تمہارے باپ دادا

الْأَقْدَمُونَ ﴿76﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِينَ ﴿77﴾ الَّذِي خَلَقَنِي

جو پہلے گزر چکے	پس بے شک وہ	دشمن ہیں	میرے لیے	سوائے	رب	جہانوں کا	وہ جس نے	پیدا کیا مجھے

بھی کن کے پجاری رہے؟ دیکھو، میں ان سارے بتوں کا دشمن ہوں۔ میرا معبود صرف رب العالمین ہے جس نے مجھے پیدا کیا،

فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿78﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿79﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ

پس وہ	ہدایت دیتا ہے مجھے	اور وہ ہے	وہی	کھلاتا ہے مجھے	اور وہی پلاتا ہے مجھے	اور جب	میں بیمار ہوتا ہوں	تو وہی

جو میری رہنمائی فرماتا ہے، جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، جب میں بیمار ہوتا ہوں وہی مجھے

يَشْفِينِ ﴿80﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿81﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ

شفا دیتا ہے مجھے	اور وہی	موت دیتا ہے مجھے	پھر	وہ زندہ کرے گا مجھے	اور اسی سے	میں امید رکھتا ہوں	کہ	وہ بخش دے گا

شفا دیتا ہے، وہی مجھے موت دے گا پھر وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔ میں اُسی سے امید رکھتا ہوں وہ بدلے کے دن

لِي خَطِيٓـَٔتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿82﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي

مجھے	میری خطائیں	دن	بدلے کے	اے رب میرے	تُو دے	مجھ کو	حکم (حکمت)	اور تو شامل کر مجھے

میری خطائیں معاف فرمائے گا“ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ”اے میرے رب مجھے دانائی عطا فرما۔ مجھے نیک

بِالصّٰلِحِيْنَ ۙ﴿83﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ﴿84﴾ وَاجْعَلْنِيْ

نیک لوگوں میں	اورتو کر	میرے لیے	ذکرِ	خیر	میں	بعدوالوں	اورتو کر مجھے

لوگوں میں شامل فرما۔ میرے بعد آنے والے لوگوں میں میرا ذکرِ خیر جاری رہے۔ اپنی نعمت بھری

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۙ﴿85﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

سے	وارثوں میں	باغ	نعمت کے	اورتو بخش دے	میرے باپ کو	بے شک وہ	وہ تھا	سے

جنت کا مجھے بھی وارث بنا۔ میرے والد جو گمراہ لوگوں میں

الضَّآلِّيْنَ ۙ﴿86﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۙ﴿87﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ

گمراہوں میں	اور نہ	تو رسوا کرنا مجھے	اس دن جب	دوبارہ اٹھائے جائیں گے	اس دن	نہ	وہ فائدہ دے گا	مال

سے تھے۔ اُن کی مغفرت فرما۔ مجھے اُس دن رُسوا نہ کرنا جس دن لوگوں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اُس دن نہ مال کام آئے گا

وَّلَا بَنُوْنَ ۙ﴿88﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ؕ﴿89﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

اور نہ	بیٹے	مگر	جو	وہ لایا	اللہ کے پاس	دل	سلامتی والا	اور وہ قریب کی جائے گی	جنت

اور نہ اولاد“ صرف وہ نجات پائے گا جو پاک دل لے کر اللہ کے پاس آئے گا۔ پھر جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی

لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿90﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ﴿91﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا

پرہیزگاروں کے لیے	اور وہ ظاہر کیا جائے گا	دوزخ کو	گمراہوں کے لیے	اور کہا جائے گا	ان کو	کہاں ہیں وہ جن کی

جائے گی۔ دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کی جائے گی۔ ان سے پوچھا جائے گا ”کہاں ہیں

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿92﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ

تم تھے	تم عبادت کرتے	سے	سوائے	اللہ کے	کیا	وہ مدد کرتے ہیں تمہاری	یا

وہ جنہیں تم پوجتے تھے اللہ کو چھوڑ کر؟ کیا اب وہ تمہاری مدد کریں گے؟ یا

يَنْتَصِرُوْنَ ؕ﴿93﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ﴿94﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ

وہ بدلہ لیتے ہیں تمہارا	پھر وہ الٹے ڈالے جائیں گے	اس میں	وہ	اور سب گمراہ	اور لشکر	ابلیس کے

کیا وہ اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں؟“ پھر سب دوزخ میں اوندھے منہ ڈالے جائیں گے، بت بھی اُن کے گم راہ پجاری بھی اور ابلیس کے

اَجْمَعُوْنَ ؕ﴿95﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ﴿96﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ

سارے	وہ کہیں گے	اور وہ	اس میں	وہ جھگڑتے ہوں گے	قسم اللہ کی	بے شک	ہم تھے	البتہ میں

لشکر بھی۔ پھر وہاں وہ آپس میں جھگڑیں گے۔ گمراہ پجاری اپنے معبودوں سے کہیں گے ”اللہ کی قسم ہم کھلی

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿97﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿98﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا

گمراہی	ظاہر	جب	ہم برابر ٹھہراتے تھے تمہیں	رب کے	جہانوں کے	اور نہیں	اس نے گمراہ کیا ہمیں	مگر

گمراہی میں تھے جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر قرار دیتے تھے۔ ہمیں ہمارے مجرم لیڈروں نے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿99﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ﴿100﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿101﴾

مجرموں نے	پس نہیں	ہمارے لیے	کوئی	سفارشی	اور نہ	دوست	ہمدرد

گمراہ کیا۔ اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں۔ اور کوئی مخلص دوست بھی نہیں۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿102﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پس کاش	کہ ہوتا	ہمارے لیے	دوبارہ جانا	پھر ہم ہوتے	سے	ایمان والوں (میں)	بے شک	میں	اس

کاش ہم دنیا میں واپس جاسکیں تو ضرور ہم ایمان لانے والے بنیں" بے شک اِس قصے میں بڑا

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿103﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

البتہ نشانی ہے	اور نہیں	وہ تھے	اکثر ان کے	ایمان لانے والے	اور بے شک	آپ کا رب ہے	البتہ وہی	بڑا غالب

سبق ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ بے شک تمہارا رب بڑا غالب

الرَّحِيْمُ ﴿104﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿105﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ 5 ع 36 9

نہایت مہربان	اس نے جھٹلایا	قوم	نوح نے	رسولوں کو	جب	اس نے کہا	ان کو	ان کے بھائی

اور مہربان ہے۔ نوح علیہ السلام کی قوم نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ یاد کرو جب اُن کے بھائی نوح علیہ السلام نے

نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿106﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ﴿107﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

نوح نے	کیا نہیں	تم ڈرتے	بے شک میں	تمہارے لیے	رسول	امین ہوں	پس تم ڈرو	اللہ سے

اُن سے کہا "کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ لہٰذا تم لوگ اللہ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿108﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي

اور تم اطاعت کرو میری	اور نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی	معاوضہ	نہیں ہے	میرا اجر	مگر	پر

اور میری بات مانو۔ میں اِس کام پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ رب العالمین

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿109﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿110﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ

رب	جہانوں کے	پس تم ڈرو	اللہ سے	اور تم اطاعت کرو میری	وہ بولے	کیا ہم ایمان لائیں	تجھ پر

کے ذمے ہے۔ اس لیے تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔" قوم نے کہا "کیا ہم تمہیں مان لیں

وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿111﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿112﴾ اِنْ

اور پیروی کی تیری	گھٹیا لوگوں نے	اس نے کہا	اور کیا	مجھے علم	کیا	وہ تھے	وہ کرتے	نہیں ہے

جبکہ تمہاری پیروی ذلیل لوگوں نے کی؟'' نوح علیہ السلام نے کہا مجھے کیا خبر جو وہ پہلے کرتے رہے۔ ان کا

حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿113﴾ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ

ان کا حساب	مگر	پر	میرے رب	اگر	تم سمجھتے ہو	اور نہیں	میں	چھوڑنے والا

حساب تو میرے رب کے ذمے ہے اگر تم سمجھو۔ میں مومنوں کو دور کرنے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿114﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿115﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ

ایمان والوں کو	نہیں ہوں	میں	مگر	خبردار کرنے والا	واضح	وہ بولے	البتہ اگر	نہ	تو باز آیا اس سے

والا نہیں ہوں۔ میں صاف خبردار کرنے والا ہوں۔'' قوم نے کہا ''اے نوح علیہ السلام اگر تم باز نہ آئے

يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿116﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿117﴾ النصف

اے نوح	البتہ ضرور تو ہوگا	سے	سنگسار کیے گئے لوگوں میں	اس نے کہا	اے میرے رب	بے شک	قوم میری	انہوں نے جھٹلایا ہے مجھے

تو تمہیں سنگسار کر دیا جائے گا۔'' نوح علیہ السلام نے دعا کی ''اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا۔

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ

پس تو فیصلہ فرما	میرے درمیان	اور درمیان اُن کے	فیصلہ کرنا	اور تو نجات دے مجھے	اور اسے جو	ساتھ میرے ہے	سے

لہٰذا میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ مجھے اور جو مومن میرے ساتھ ہیں انہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿118﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿119﴾ ثُمَّ

ایمان والوں میں	پس ہم نے نجات دی اسے	اور اسے جو تھا	اس کے ساتھ	میں	کشتی	بھری ہوئی	پھر

نجات دے۔ پھر ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو ایک بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا۔ اس کے بعد

اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿120﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

ہم نے غرق کیا	بعد اس کے	باقیوں کو	بے شک	میں	اس	ضرور نشانی ہے	اور نہ	وہ تھے	اکثر ان کے

ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔ یقیناً اس واقعے میں بڑی نشانی ہے۔ اس کے باوجود اکثر لوگ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿121﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿122﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ 6 ع 18 10

ایمان لانے والے	اور بے شک	رب آپ کا ہے	ضرور وہی	بڑا غالب	نہایت مہربان	جھٹلایا (قوم) عاد نے

ایمان نہیں لاتے۔ بے شک تمہارا رب بڑا غالب اور مہربان ہے۔ قومِ عاد نے بھی رسولوں کو

الْمُرْسَلِيْنَ ۚ ﴿123﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ ﴿124﴾ اِنِّيْ

رسولوں کو	جب	اس نے کہا	ان کو	ان کے بھائی	ھود نے	کیا نہیں	تم ڈرتے	بے شک میں ہوں

جھٹلایا۔ یاد کرو جب اُن کو اُن کے بھائی ھود علیہ السلام نے کہا ”کیا تم لوگ ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ ﴿125﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ ﴿126﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

تمہارے لیے	رسول	امین	پس تم ڈرو	اللہ سے	اور تم اطاعت کرو میری	اور نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر

لیے امانت دار رسول ہوں۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو۔ میں اس کام پر تم سے کوئی صلہ

مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۭ ﴿127﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ

کوئی	معاوضہ	نہیں ہے	معاوضہ میرا	مگر	پر	رب	العالمین	کیا تم بناتے ہو	پر ہر	ہر اونچی جگہ

نہیں مانگتا۔ میرا صلہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر فضول یادگار

اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۙ ﴿128﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ ﴿129﴾ وَاِذَا

ایک نشانی	فضول کام کرتے ہوئے	اور تم بناتے ہو	عمارتیں	تاکہ تم	تم ہمیشہ رہو	اور جب

عمارت بناتے ہو۔ بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو گویا تمہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ اور جب

بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ ﴿130﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ ﴿131﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ

تم پکڑتے ہو	تم پکڑتے ہو	سرکش ہوکر	پس تم ڈرو	اللہ سے	اور تم اطاعت کرو میری	اور تم ڈرو	اس سے جس نے

کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو تم بہت بے رحمی سے پیش آتے ہو۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اُس اللہ سے ڈرو

اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ ﴿132﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۙ ﴿133﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ ﴿134﴾

مدد کی تمہاری	اُس سے جسے	تم جانتے ہو	مدد کی تمہاری	ساتھ مویشیوں کے	اور بیٹوں کے	اور باغات کے	اور چشموں کے

جس نے ایسی چیزوں سے تمہاری مدد فرمائی جنہیں تم جانتے ہو۔ اس نے تم کو مویشی دیے، اولاد دی، باغ اور چشمے دیے۔

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۭ ﴿135﴾ قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ

بے شک میں	میں ڈرتا ہوں	تم پر	عذاب سے	دن	بڑے کے	وہ بولے	برابر ہے	ہم پر

لیکن مجھے اندیشہ ہے تمہارے اوپر بڑے دن کا عذاب آنے والا ہے“ ان لوگوں نے کہا ”ہمارے لیے برابر ہے

اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ ﴿136﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ

کیا تو نصیحت کرے	یا	نہ	تو ہو	سے	نصیحت کرنے والوں میں	نہیں ہے	یہ	مگر	عادت

خواہ تم نصیحت کرو یا نہ کرو۔ یہ سب باتیں پہلے لوگوں سے چلی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿137﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿138﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ

پہلوں کی	اور نہیں ہیں	ہم	عذاب دیے گئے	پھر انہوں نے جھٹلایا اسے	پھر ہم نے ہلاک کیا ان کو	بے شک	میں

آ رہی ہیں۔ ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا۔ جب انہوں نے ہود علیہ السلام کو جھٹلا دیا تو ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ یقیناً اس

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿139﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

اس	ضرور نشانی ہے	اور نہ	وہ تھے	اکثر ان کے	ایمان لانے والے	اور بے شک	تیرا رب ہے	ضرور وہی

واقعے میں بڑی عبرت ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ بے شک تمہارا رب

7 ع 18 11 الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿140﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿141﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ

بڑا غالب	نہایت مہربان	جھٹلایا (قومِ) ثمود نے	رسولوں کو	جب	اس نے کہا	ان کو

بڑا غالب اور مہربان ہے۔ قومِ ثمود نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ یاد کرو جب ان کے

اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿142﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿143﴾ فَاتَّقُوا

ان کے بھائی	صالح نے	کیا نہیں	تم ڈرتے	بے شک میں ہوں	تمہارے لیے	رسول	امین	پس تم ڈرو

بھائی صالح علیہ السلام نے ان سے کہا ”کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ تم اللہ سے

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿144﴾ وَمَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

اللہ سے	اور تم اطاعت کرو میری	اور نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی	معاوضہ	نہیں ہے	میرا معاوضہ	مگر

ڈرو اور تم میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر

عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿145﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿146﴾ فِيْ جَنّٰتٍ

پر	رب	جہانوں کے	کیا تم کو چھوڑ دیا جائے گا	میں	اس جو	یہاں ہے	امن سے	میں	باغات

رب العالمین کے ذمے ہے۔ کیا تمہیں دنیا کی چیزوں میں بے فکری سے رہنے دیا جائے گا؟ ان باغوں میں،

وَّعُيُوْنٍ ﴿147﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿148﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ

اور چشموں میں	اور کھیتوں میں	اور کھجوروں میں	جن کے خوشے	بوجھل ہیں	اور تم تراشتے ہو	سے

چشموں میں، کھیتوں میں، پکے ہوئے خوشوں والے کھجور کے درختوں میں، اور تم نمود ونمائش کے لیے

الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿149﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿150﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ

پہاڑوں	گھر	پُرتکلف	پس تم ڈرو	اللہ سے	اور تم اطاعت کرو میری	اور نہ	تم اطاعت کرو	حکم کی

پہاڑوں کو تراش کر مکان بناتے ہو۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ حد سے گزر جانے والوں کی

الْمُسْرِفِيْنَ ۙ﴿151﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿152﴾ قَالُوْٓا

حد سے بڑھنے والوں کے	جو کہ	وہ فساد کرتے ہیں	میں	زمین	اور نہیں	وہ اصلاح کرتے	وہ بولے

اطاعت نہ کرو جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔" انہوں نے کہا

اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿153﴾ۚ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ

بے شک	تو ہے	سے	جادو کیے گئے	نہیں ہے	تو	مگر	بشر	ہماری طرح	پس تو لے آ

"تم پر حقیقت میں کسی نے جادو کر دیا ہے۔ تم بھی ہم جیسے انسان ہو۔ اگر سچے ہو

بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿154﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ

کوئی نشانی	اگر	تو ہے	سے	سچوں میں	اس نے کہا	یہ ہے	اونٹنی	اس کے لیے	پینا ہے

تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔" صالح علیہ السلام نے کہا "یہ اونٹنی ہے۔ اس کے لیے ایک دن پانی پینے کی باری ہے

وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿155﴾ۚ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

اور تمہارے لیے	پینا ہے	ایک دن	مقرر	اور نہ	تم چھونا اسے	ساتھ برائی کے	ورنہ وہ پکڑے گا تمہیں

اور ایک دن تمہاری باری۔ اس اونٹنی کو مت چھیڑنا ورنہ بڑے دن کا

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿156﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۙ﴿157﴾ فَاَخَذَهُمُ

عذاب	دن	بڑے کا	پھر انہوں نے پاؤں کاٹے اس کے	پھر وہ ہوگئے	پشیمان	پھر اس نے پکڑا ان کو

عذاب تمہیں پکڑ لے گا۔" مگر انہوں نے اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں اور اس پر انہیں پچھتانا پڑا۔ انہیں عذاب نے

الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿158﴾

عذاب نے	بے شک	میں	اس	ضرور نشانی ہے	اور نہ	وہ تھے	اکثر ان کے	ایمان لانے والے

آ پکڑا۔ یقیناً اس واقعے میں بڑا سبق ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

8 ع 19 12 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿159﴾ع كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨ

اور بے شک	رب آپ کا ہے	ضرور وہی	بڑا غالب	نہایت مہربان	اس نے جھٹلایا	قوم	لوط نے

بے شک تمہارا رب بڑا غالب اور نہایت مہربان ہے۔ لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿160﴾ۚۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿161﴾ۚ اِنِّىْ لَكُمْ

رسولوں کو	جب	اس نے کہا	ان کو	ان کے بھائی	لوط نے	کیا نہیں	تم ڈرتے	بے شک میں	تمہارے لیے

رسولوں کو جھٹلایا۔ یاد کرو جب ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے ان سے کہا "کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

رسول	امین ہوں	پس تم ڈرو	اللہ سے	اور تم اطاعت کرو میری	اور نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی

لیے امانت دار رسول ہوں۔ تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو۔ میں اس کام پر تم سے کوئی صلہ

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ

معاوضہ	نہیں ہے	میرا معاوضہ	مگر	پر	رب	جہانوں کے	کیا تم آتے ہو	مردوں کے پاس	سے

نہیں مانگتا۔ میرا صلہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ تم لوگ لڑکوں سے بدفعلی

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ

جہانوں میں	اور تم چھوڑتے ہو	اسے جو	اس نے پیدا کیں	تمہارے لیے بیویاں	رب تمہارے نے	سے	بیویاں تمہاری	بلکہ

کرتے ہو۔ حالاں کہ تمہارے رب نے تمہارے لیے جو بیویاں پیدا کی ہیں تم ان کے قریب نہیں جاتے۔

اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ

تم ہو	لوگ	حد سے نکلنے والے	وہ بولے	البتہ اگر	نہ	تو باز آیا	اے لوط	البتہ ضرور تو ہوگا	سے

تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔" وہ بولے "اے لوط علیہ السلام اگر تم باز نہ آئے ہم تمہیں بستی سے

الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ

جلاوطنوں میں	اس نے کہا	بے شک میں	تمہارے کام کو	سے	ناپسند کرنے والوں	اے میرے رب	تو نجات دے مجھے

نکال دیں گے۔" لوط علیہ السلام نے کہا "میں تمہاری بدعملی سے سخت بیزار ہوں۔" پھر لوط علیہ السلام نے دعا کی "اے میرے رب

وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا

اور میرے اہل کو	اس سے جو	وہ کرتے ہیں	پھر ہم نے نجات دی اسے	اور خاندان اس کو	سارے کو	مگر	ایک بڑھیا تھی

تو مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے برے اعمال سے نجات دے۔" پھر ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کے سب گھر والوں کو

فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ

میں	پیچھے رہ جانے والوں	پھر	ہم نے ہلاک کیا	دوسرے لوگوں کو	اور ہم نے بارش کی	ان پر	ایک بارش

بچالیا، سوائے ایک بڑھیا کے جو اُن کی بیوی تھی، وہ پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی۔ ہم نے باقی سب لوگوں کو ہلاک کردیا۔ ان پر

فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پس بری تھی	بارش	خبردار کیے گئے لوگوں کی	بے شک	میں	اس	ضرور نشانی ہے	اور نہ	وہ تھے	اکثر ان کے

پتھروں کی بارش برسائی، جو بہت بری بارش تھی اور وہ اُن پر برسی جنہیں پہلے سے خبردار کیا جاچکا تھا۔ یقیناً اس واقعے میں بڑی نشانی

9 ع 16 13

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿174﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿175﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ

ایمان لانے والے	اور بے شک	آپ کا رب ہے	ضرور وہی	بڑا غالب	نہایت مہربان	جھٹلایا والوں

ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ بے شک تمہارا رب بڑا غالب اورنہایت مہربان ہے۔ جنگل والے اصحاب

لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿176﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿177﴾ اِنِّيْ

ایکہ	رسولوں کو	جب	اس نے کہا	ان کو	شعیب نے	کیا نہیں	تم ڈرتے	بے شک میں

اُیکہ نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ یاد کرو جب شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا ”کیا تم لوگ ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿178﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿179﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ

تمہارے لیے	رسول	امین ہوں	پس تم ڈرو	اللہ سے	اور تم اطاعت کرو میری	اور نہیں	میں مانگتا تم سے

لیے امانت دار رسول ہوں۔ تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پر تم سے کوئی

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿180﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ

اس پر	کوئی	معاوضہ	نہیں ہے	میرا معاوضہ	مگر	اوپر	رب کے	جہانوں کے	تم پورا کرو	ماپ کو

صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ رب العالمین کے ذمے ہے۔ تم لوگ پورا ناپو۔

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿181﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿182﴾

اور نہ	تم ہو	سے	نقصان دینے والوں میں	اور تم تولو	ساتھ ترازو	سیدھی کے

دوسروں کو نقصان پہنچانے والے نہ بنو۔ سیدھی ترازو سے تولو۔ لوگوں

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿183﴾

اور نہ تم کم دو	لوگوں کو	اُن کی چیزیں	اور نہ	تم پھرو	میں	زمین	فساد کرتے ہوئے

کو اُن کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿184﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ

اور تم ڈرو	اس سے جس نے	اس نے پیدا کیا تمہیں	اور مخلوق	پہلی کو	وہ بولے	بے شک صرف	تو ہے	سے

اس ذات سے ڈرو جس نے تمہیں اورتم سے پہلی نسلوں کو پیدا کیا۔“ ان لوگوں نے جواب دیا ”حقیقت یہی ہے کہ تم پر کسی نے

الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿185﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ

جادو کیے گئے	اور نہیں ہے	تو	مگر	بشر	ہم جیسا	اور بے شک	ہمارا گمان ہے کہ تو	البتہ سے

جادو کر دیا ہے۔ تم بھی ہم جیسے انسان ہو۔ ہم تمہیں

الْكٰذِبِيْنَ ۚ﴿186﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

جھوٹوں میں	پس تو گرادے	ہم پر	کوئی ٹکڑا	سے	آسمان	اگر	تو ہے	سے

جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اگر سچے ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے کوئی آفت

الصّٰدِقِيْنَ ۭ﴿187﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿188﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ

سچوں	اس نے کہا	میرا رب	خوب جانتا ہے	اسے جو	تم کرتے ہو	پس انہوں نے جھٹلایا اس کو	پھر پکڑ لیا ان کو

گرادو۔'' شعیب علیہ السلام نے کہا ''میرا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔'' مگر ان لوگوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلا دیا۔

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿189﴾ اِنَّ فِيْ

عذاب	دن	سائبان کے نے	بے شک وہ	وہ تھا	عذاب	دن	بڑے کا	بے شک	میں

پھر انہیں ایک دن بادل کے سائبان والے عذاب نے آ پکڑا۔ بے شک وہ ایک بڑے دن کا عذاب تھا۔ یقیناً اس واقعے میں

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿190﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

اس	ضرور نشانی ہے	اور نہ	وہ تھے	اکثر ان کے	ایمان لانے والے	اور بے شک	آپ کا رب ہے	ضرور وہی

بہت بڑی عبرت ہے۔ اس کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ بے شک تمہارا رب بڑا غالب

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۧ﴿191﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۭ﴿192﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ 10 ع 16 14

بڑا غالب	نہایت مہربان	اور بے شک یہ	ضرور نازل شدہ ہے	رب سے	جہانوں کے	اس نے اتارا ہے	اسے	روح

اور مہربان ہے۔ اے نبی ﷺ بے شک یہ رب العالمین کا نازل کیا ہوا کلام ہے۔ اسے جبرائیل

الْاَمِيْنُ ۙ﴿193﴾ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۙ﴿194﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ

الامین (جبرائیل) نے	پر	دل آپ کے	تاکہ آپ ہوں	سے	خبردار کرنے والوں میں	زبان میں	عربی

امین علیہ السلام لے کر اترے ہیں۔ یہ قرآن آپ ﷺ کے دل پر نازل ہوا تاکہ آپ ﷺ خبردار کرنے والے بنیں۔ یہ کتاب

مُّبِيْنٍ ۭ﴿195﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿196﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ

واضح	اور بے شک یہ ہے	ضرور میں	کتابوں	پہلی	کیا	نہیں	وہ ہے	ان کے لیے	نشانی	یہ کہ

صاف عربی زبان میں ہے۔ اس کا ذکر پہلی آسمانی کتابوں میں بھی ہے۔ کیا مشرکین کے لیے یہ نشانی کافی نہیں

يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰۗؤُا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۭ﴿197﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰي بَعْضِ

جانتے ہیں اسے	علماء	بنی اسرائیل کے	اور اگر	ہم نازل کرتے اسے	پر	بعض

کہ بنی اسرائیل کے علماء بھی اس قرآن کے بارے میں پہلے سے جانتے ہیں؟ اگر ہم اس کلام کو کسی عجمی شخص پر

الْاَعْجَمِيْنَ ۙ﴿198﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ؕ﴿199﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ

عجمیوں کے	پھر وہ پڑھتا اسے	ان پر	نہ	وہ ہوتے	اس پر	ایمان لانے والے	اسی طرح	ہم نے چلائی یہ بات

اتارتے، وہ انہیں پڑھ کر سناتا، جب بھی وہ اس پر ایمان لانے والے نہ بنتے۔ ہم اس طرح مجرموں کے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ﴿200﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

میں	دلوں	مجرموں کے	نہیں	وہ ایمان لائیں گے	اس پر	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	عذاب

انکار اور سرکشی ڈال دیتے ہیں۔ یہ لوگ اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک درد ناک عذاب

الْاَلِيْمَ ۙ﴿201﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ﴿202﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ

دردناک	پھر وہ آئے گا ان پر	اچانک	جب کہ وہ	نہ	وہ سمجھتے ہوں	پھر وہ کہیں گے	کیا

نہ دیکھ لیں۔ جو ان پر اچانک آئے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہو گی۔ پھر کہیں گے

نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ؕ﴿203﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿204﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ

ہم ہیں	مہلت دیے گئے	کیا پس ہمارے عذاب کی	وہ جلدی مچاتے ہیں	کیا پس آپ نے دیکھا	اگر	ہم فائدہ دیں ان کو

”کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟“ تو کیا وہ ہمارا عذاب جلد مانگ رہے ہیں؟ بتاؤ اگر ہم انہیں چند سال کے لیے اور

سِنِيْنَ ۙ﴿205﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۙ﴿206﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

برسوں	پھر	آئے ان کے پاس	جس کا	وہ تھے	وہ وعدہ دیے گئے	نہیں	وہ کام آئے گا	ان کے	جس کا

عیش کرنے دیں، پھر ان پر وہ عذاب آ جائے جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے تو یہ عیش اُن کے

كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ؕ﴿207﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۛ﴿208﴾ مع

وہ تھے	وہ فائدہ دیے جاتے	اور نہیں	ہم نے ہلاک کی	کوئی	بستی	مگر	اس کے لیے	خبردار کرنے والے

کس کام کا؟ ہم نے جتنی بستیاں بھی ہلاک کیں پہلے اُن میں خبردار کرنے والے نبی بھیجے جو لوگوں کو سمجھاتے تھے۔

ذِكْرٰى ۛ قف وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿209﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿210﴾ وَمَا

نصیحت دیتے	اور نہیں	ہم تھے	ظالم	اور نہیں	اترتے	اس پر	شیاطین	اور نہیں

ورنہ ہم ظالم نہیں ہیں۔ اس قرآن کو شیطان لے کر نہیں اُترے ہیں۔ اِس کی شان

يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؕ﴿211﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ؕ﴿212﴾

مناسب	ان کے لئے	اور نہ ہی	وہ کر سکتے ہیں	بے شک وہ	سے	سننے	البتہ باز رکھے گئے ہیں

سے ان کو کیا نسبت، نہ وہ ایسا کام کر سکتے ہیں۔ انہیں تو آسمانی وحی سننے سے روک دیا گیا ہے۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۚ (213) وَاَنْذِرْ

پس نہ	تو پکار	ساتھ	اللہ کے	معبود	دوسرے کو	ورنہ تو ہوگا	سے	عذاب دیے گئے لوگوں میں	اور آپ خبردار کریں

اور تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو ورنہ عذاب کے مستحق ہو گے۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ اپنے

عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۙ (214) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

اپنے رشتے داروں	قریبی کو	اور آپ جھکائیں	بازو اپنا	اس کے لیے جو	وہ آپ کی پیروی کرے	سے

قریبی رشتہ داروں کو خبردار کریں۔ اور ان لوگوں پر شفقت کا ہاتھ رکھیں جنہوں نے ایمان لا کر آپ ﷺ کی پیروی

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ (215) فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۚ (216)

ایمان والوں میں	پھر اگر	وہ نافرمانی کریں آپ کی	آپ کہہ دیں	بے شک میں	بیزار ہوں	اس سے جو	تم کرتے ہو

اختیار کی۔ لیکن جو لوگ آپ ﷺ کا کہنا نہ مانیں آپ ﷺ ان سے کہہ دیں ''جو کچھ تم کر رہے ہو میں اس سے بری ہوں۔''

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ (217) الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ (218)

اور آپ توکل کریں	پر	بڑا غالب	مہربان	وہ جو	دیکھتا ہے آپ کو	جب	آپ کھڑے ہوتے ہیں

اور آپ ﷺ اس اللہ پر بھروسا رکھیں جو غالب اور مہربان ہے۔ جو آپ ﷺ کو اُس وقت بھی دیکھتا ہے جب آپ ﷺ نماز کے

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ (219) اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (220) هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

اور پھرنے آپ کے	میں	سجدہ کرنے والوں	بے شک وہ ہے	وہی	خوب سننے والا	خوب جاننے والا	کیا	میں آگاہ کروں تمہیں

لیے اٹھتے ہیں اور وہ مقتدیوں کے ساتھ نماز میں آپ ﷺ کے حرکات وسکنات بھی دیکھتا ہے۔ بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ؕ (221) تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۙ (222) يُّلْقُوْنَ

پر	کس	وہ اترتے ہیں	شیطان	وہ اترتے ہیں	پر	ہر	جھوٹے	گنہ گار	وہ لگاتے ہیں

لوگو کیا میں تمہیں بتاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر جھوٹے گناہ گار پر اترتے ہیں۔ انہیں سنی سنائی باتیں

السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ؕ (223) وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ؕ (224)

کان	اور اکثر وہ	جھوٹے ہیں	اور شاعر	کہ وہ پیروی کرتے ہیں ان کی	گمراہ

بتاتے ہیں مگر ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور دیکھو، شاعروں کے پیچھے اہ لوگ چلتے ہیں۔ کیا تم نہیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۙ (225) وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا

کیا نہیں تو نے دیکھا	یہ کہ وہ	میں	ہر	وادی	بھٹکتے پھرتے ہیں	اور بے شک وہ	وہ کہتے ہیں	وہ کچھ جو

دیکھتے کہ شاعر ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں

لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿226﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ

نہیں وہ کرتے	مگر	جو لوگ	وہ ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے	اچھے	اور انہوں نے یاد کیا	اللہ کو

کرتے۔ مگر وہ شاعر ایسے نہیں جو ایمان لائے، جنہوں نے نیک کام کیے، اپنے کلام میں اللہ کو بہت

كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ

بہت	اور انہوں نے بدلہ لیا	سے	بعد اس کے بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا	اور جلد ہی وہ جانیں گے	وہ لوگ جو	انہوں نے ظلم کیا	کہ کس

یاد کیا اور انہوں نے شاعری کے ذریعے ظلم کا بدلہ لیا۔ رہے ظالم تو انہیں جلد پتہ چلے گا کہ ان کو

11 ع 36 15 مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿227﴾ ع

لوٹنے کی جگہ پر	وہ لوٹیں گے

کیسا رگڑا لگتا ہے۔

(27) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (48)

اٰیاتھا 93 — رکوعاتھا 7

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسۗ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿1﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

طٰسۗ	یہ ہیں	آیتیں	قرآن کی	اور کتاب	واضح کی	یہ ہدایت ہے	اور خوش خبری

طا،سین۔ یہ قرآن کی آیتیں ہیں جو ایک واضح کتاب ہے۔ یہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿2﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

ایمان والوں کے لیے	جو کہ	وہ قائم کرتے ہیں	نماز کو	اور وہ دیتے ہیں	زکوۃ	اور وہ	آخرت پر

خوش خبری کا پیغام ہے۔ جو نماز کی پابندی کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿3﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

وہی	وہ یقین رکھتے ہیں	بے شک	جو لوگ	نہیں	وہ ایمان رکھتے	آخرت پر	ہم نے خوشنما بنا دیے	ان کے لیے

یقین رکھتے ہیں۔ مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے اُن کے کاموں کو ہم نے

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿4﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

ان کے اعمال	پس وہ	وہ بھٹک رہے ہیں	وہی	لوگ ہیں	جن کے لیے ہے	برا	عذاب	اور وہ

ان کے لیے خوشنما بنا دیا اس لیے وہ بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے دنیا میں برا عذاب ہے اور وہ

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿5﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

میں	آخرت	وہی	خسارہ پانے والے ہیں	اور بے شک آپ کو	البتہ سکھایا جاتا ہے	قرآن	سے	طرف

آخرت میں گھاٹے میں رہیں گے۔ اے نبی ﷺ یہ قرآن آپ ﷺ کو ایک دانا اور علم والے اللہ کی

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿6﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ

حکمت والے	جاننے والے کی	جب	کہا موسیٰ نے	اپنی بیوی کو	بے شک میں	میں نے دیکھی ہے	آگ	میں جلد لاتا ہوں تمہارے پاس

طرف سے دیا جا رہا ہے۔ یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے سفر میں اپنے گھر والوں سے کہا ''مجھے آگ نظر آئی ہے۔ جا کر وہاں سے

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿7﴾ فَلَمَّا

اس کی	کوئی خبر لے کر	یا	میں لاؤں تمہارے پاس	ساتھ انگارے	سلگتے	تاکہ تم	تم تاپو	پھر جب

راستے کی کوئی خبر لاتا ہوں یا آگ کا کوئی انگارہ لاتا ہوں تاکہ تم تاپو۔'' جب موسیٰ علیہ السلام

جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ

وہ آیا وہاں	اسے آواز دی گئی	کہ	وہ برکت دیا گیا ہے	وہ جو (ہے)	میں	آگ	اور جو کوئی ہے	اردگرد اس کے	اور پاک ہے

آگ کے قریب پہنچے تو آواز آئی ''مبارک ہے وہ جو آگ میں ہے اور جو اُس کے پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو سارے جہانوں کا

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿8﴾ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿9﴾

اللہ	رب	جہانوں کا	اے موسیٰ	بے شک	میں ہوں	اللہ	بڑا غالب	خوب حکمت والا

رب ہے۔ اے موسیٰ علیہ السلام یہ میں ہوں اللہ، سب پر بڑا غالب اور خوب حکمت والا۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

اور تو ڈال	اپنا عصا	پھر جب	اس نے دیکھا اسے	وہ حرکت کرتا تھا	گویا وہ ہے	بڑا سانپ	وہ مڑ گیا	پیٹھ پھیر کر

دیکھو، تم اپنا عصا زمین پر ڈال دو۔'' انہوں نے ایسا ہی کیا تو کیا دیکھتے ہیں وہ چل رہا ہے جیسے کوئی وہ بڑا سانپ ہو۔ یہ دیکھ کر موسیٰ

وَلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿10﴾

اور نہیں اس نے پیچھے دیکھا	اے موسیٰ	نہ	تو ڈر	بے شک میں ہوں	نہیں	وہ ڈرتے	نزدیک میرے پاس	رسول

علیہ السلام پیچھے مڑے اور پلٹ کر نہ دیکھا۔ ارشاد ہوا ''اے موسیٰ علیہ السلام ڈرو نہیں، میرے ہاں رسول ڈرا نہیں کرتے۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿11﴾

مگر	جو کوئی	وہ ظلم کرے	پھر	وہ بدل ڈالے	نیکی میں	بعد میں	برائی کو	تو بے شک میں	بڑا بخشنے والا	خوب مہربان

مگر جس شخص نے کوئی زیادتی کی، پھر اُس برائی کے بعد وہ اس کے بدلے نیکی کرنے لگ جائے تو میں بخشنے والا نہایت مہربان ہوں۔''

الثلثة

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۣ فِيْ تِسْعِ

اور تو داخل کر	اپنا ہاتھ	میں	اپنے گریبان	وہ نکلے گا	سفید ہو کر	کے	بغیر	نقص	میں سے	نو

اور اے موسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو۔ وہ کسی عیب کے بغیر سفید نکلے گا۔ یہ دونوں نشانیاں اُن نو نشانیوں

اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿12﴾ فَلَمَّا

نشانیوں	طرف	فرعون کی	اور اس کی قوم کی	بے شک وہ	وہ تھے	لوگ	نافرمان	پھر جب

میں سے ہیں جو تمہیں فرعون اور اس کی قوم کے مقابلے میں دی گئی ہیں۔ وہ بے شک نافرمان لوگ ہیں۔ لیکن جب

جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿13﴾ۚ وَجَحَدُوْا بِهَا

آئیں ان کے پاس	ہماری نشانیاں	روشن	وہ بولے	یہ ہے	جادو	ظاہر	اور انہوں نے انکار کیا	ان کا

ان لوگوں کے سامنے ہماری واضح نشانیاں آئیں جو آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی تھیں تو وہ کہنے لگے ”یہ صاف جادو ہے“ اس طرح

وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور یقین کیا تھا ان کا	دلوں نے	ظلم کر کے	اور تکبر کر کے	پس تو دیکھ	کیسے	وہ ہوا	انجام

انہوں نے ظلم اور گھمنڈ سے ان نشانیوں کا انکار کیا حالاں کہ ان کے دل حق کے قائل ہو چکے تھے۔ پھر دیکھو کیسا برا انجام ہوا

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿14﴾ۧ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ 1 ع 14 16

فساد کرنے والوں کا	اور البتہ بے شک	ہم نے دیا	داؤد کو	اور سلیمان کو	علم	اور دونوں نے کہا	شکر ہے	اللہ کا

ان فسادیوں کا۔ بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو علم عطا کیا تو انہوں نے کہا ”شکر ہے اللہ کا جس نے

الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿15﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ

جس نے	فضیلت بخشی ہم کو	پر	بہت	سے	اپنے بندوں	ایمان والے	اور وارث ہوا	سلیمان

ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔“ اور داؤد علیہ السلام کا وارث

دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ

داؤد کا	اور اس نے کہا	اے	لوگو	وہ سکھائی گئی ہے ہمیں	بولی	پرندوں کی	اور وہ دیا گیا ہے ہمیں	سے

سلیمان علیہ السلام ہوا۔ جس نے کہا ”لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی۔ ہمیں ہر قسم کی

كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿16﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ

ہر	چیز	بے شک	یہ ہے	البتہ وہی	فضل	ظاہر	اور جمع کیے گئے	سلیمان کے لیے

چیز دی گئی۔ بے شک یہ اللہ کا خاص فضل ہے۔“ اور سلیمان علیہ السلام کے معائنے کے لیے اس کا سارا

جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿17﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ

لشکراس کے	سے	جنوں	اور انسانوں سے	اور پرندوں سے	پھر وہ	الگ الگ کیے گئے	یہاں تک کہ	جب

لشکر جمع کیا گیا جس میں جن، انسان اور پرندے تھے۔ اور اسے ترتیب دیا گیا۔ وہ لشکر روانہ ہو گیا۔ جب

اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا

وہ آئے	پر	وادی	چیونٹیوں کی	بولی ایک چیونٹی	اے	چیونٹیو	تم داخل ہو جاؤ

وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی بولی ”اے چیونٹیو! تم اپنے سوراخوں میں

مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿18﴾

اپنے گھروں میں	نہ	وہ کچل ڈالے تمہیں	سلیمان	اور لشکر اس کے	جب کہ وہ	نہ	وہ جانتے ہوں

داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان علیہ السلام اور اس کا لشکر بے خبری میں تمہیں کچل نہ ڈالے۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

پھر وہ مسکرایا	ہنستا ہوا	سے	اس کی بات	اور کہا	اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر کروں	تیری نعمت کا

سلیمان علیہ السلام اس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور دعا کی ”اے میرے رب مجھے توفیق دے میں تیری نعمتوں کا

الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

جو	تو نے انعام کی	مجھ پر	اور	پر	میرے والدین	اور یہ کہ	میں عمل کروں	اچھا	تو پسند کرے جسے

شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کیں۔ اور میں عمر بھر ایسے نیک کام کرتا رہوں جن سے تو

وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿19﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ

اور تو داخل کر مجھے	اپنی رحمت سے	میں	اپنے بندوں	نیک	اور اس نے حاضری لی	پرندوں کی	پھر اس نے کہا

راضی ہو اور اپنی رحمت سے آخرت میں مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل رکھنا“ اور سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لے کر کہا

مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿20﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ

کیا ہے	مجھے	نہیں	میں دیکھتا	ہدہد کو	یا	وہ ہے	سے	غائبوں	ضرور میں سزا دوں گا اسے

”کیا بات ہے مجھے ہدہد نظر نہیں آ رہا۔ کیا وہ غائب ہو گیا ہے؟ اگر غائب ہے تو میں اُسے سخت سزا دوں گا

عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿21﴾

سزا	سخت	یا	میں ضرور ذبح کر ڈالوں گا اسے	یا	ضرور لائے وہ میرے پاس	دلیل	واضح

یا اُسے ذبح کر دوں گا یا وہ میرے سامنے اپنی غیر حاضری کا معقول عذر پیش کرے“

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ

پھر وہ ٹھہرا	تھوڑی دیر	پھر اس نے کہا	میں نے احاطہ کیا	اس کا جو	نہیں	تو نے احاطہ کیا	اس کا	اور میں آیا تیرے پاس	

زیادہ دیر نہیں گزری ہُدہُد آ گیا اور اس نے کہا ”میں ایسی چیز کی خبر لایا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں۔ میں ملک سبا کے بارے میں یقینی خبر

مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿22﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ

سے	سبا	ساتھ خبر	یقینی (کے)	بے شک میں	میں نے پائی	ایک عورت	وہ جو حکومت کرتی ہے ان پر	اور اسے دیا گیا ہے	سے

لایا ہوں۔ یقیناً میں نے دیکھا وہاں عورت حکمرانی کرتی ہے جسے ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿23﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ

ہر	چیز	اور اس کا ہے	تخت	بڑا	میں نے پایا اسے	اور اُس کی قوم کو	وہ سجدہ کرتے ہیں

میسر ہے۔ اُس کا بڑا تخت ہے۔ میں نے ملکہ اور اُس کی رعایا کو دیکھا وہ سب اللہ کو چھوڑ کر سورج کو

لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

سورج کو	سے	سوائے	اللہ کے	اور خوشنما بنائے	ان کے لیے	شیطان نے	عمل ان کے	پس اس نے روکا ہے ان کو

سجدہ کرتے ہیں۔ شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا کر

عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿24﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ

سے	راہ	پس وہ	نہیں	وہ ہدایت پاتے	یہ کہ نہ	وہ سجدہ کریں	اللہ کو	جو	وہ نکالتا ہے

انہیں راہِ راست سے روک دیا ہے۔ انہیں اتنی ہدایت کی توفیق نہیں کہ وہ اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو جائیں جو آسمانوں اور زمین میں

الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿25﴾

چھپی ہوئی کو	میں	آسمانوں	اور زمین میں	اور وہ جانتا ہے	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	اور جو کچھ	تم ظاہر کرتے ہو

چھپی چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور جو تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿26﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ السجدة 9

اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	مالک ہے	عرش	بڑے کا	اس نے کہا	اب ہم دیکھیں گے	کیا تو نے سچ کہا

وہی اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ یہ سن کر سلیمان علیہ السلام نے کہا ”ہم دیکھیں گے تم نے سچ کہا

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿27﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ

یا	تو ہے	سے	جھوٹوں	تو لے جا	میرا خط	یہ	پھر تو ڈال اسے	ان کی طرف

یا تم جھوٹے ہو۔ میرا یہ خط لے جاؤ اور اِسے اُن لوگوں کے ہاں جا کر ڈال دو۔

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿28﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ

پھر	تو ہٹ جا	ان سے	پھر تو دیکھ	کیا وہ	وہ جواب دیتے ہیں	وہ بولی	اے	سردارو	بے شک میں

پھر اُن سے ہٹ کر دیکھتے رہنا وہ کیا ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔" ملکۂ سبا نے کہا "اے دربار والو! میری

اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿29﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ

وہ ڈالا گیا ہے	میری طرف	ایک خط	عزت والا	بے شک وہ ہے	طرف سے	سلیمان کی	اور بے شک وہ ہے	ساتھ نام	اللہ

طرف ایک اہم خط بھیجا گیا ہے جو سلیمان علیہ السلام کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے۔ بسم اللہ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿30﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿31﴾ قَالَتْ 2 ع 17 17

رحمت والے	مہربان کے	یہ کہ نہ	تم سرکشی کرو	مجھ پر	اور تم آؤ میرے پاس	فرماں بردار ہو کر	وہ بولی

الرحمن الرحیم۔ تم لوگ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور مطیع ہو کر میرے پاس آ جاؤ" پھر ملکہ نے کہا

يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى

اے	سردارو	تم جواب دو مجھے	بارے میں	میرے کام کے	نہیں	میں	فیصلہ کرنے والی	کام کا	یہاں تک کہ

"اے درباریو! تم مجھے اِس معاملے میں اپنی رائے دو۔ میں کسی کام کا فیصلہ نہیں کرتی جب تک

تَشْهَدُوْنِ ﴿32﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ وَّالْاَمْرُ

تم موجود ہو میرے پاس	وہ بولے	ہم ہیں	والے	قوت	اور والے	لڑنے	سخت	اور معاملہ ہے

تم لوگ میرے پاس حاضر نہ ہو۔" انہوں نے کہا "ہم زور آور اور جنگجو لوگ ہیں اور فیصلہ کرنا آپ کے

اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿33﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا

تیری طرف	پس تو دیکھ	کیا ہے	تو حکم دیتی	وہ بولی	بے شک	بادشاہ	جب	داخل ہوتے ہیں

اختیار میں ہے۔ آپ خود دیکھ لیں آپ کیا حکم دیتی ہیں۔" ملکہ نے کہا "یقیناً بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں

قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿34﴾

کسی بستی میں	وہ برباد کرتے ہیں اسے	اور وہ کرتے ہیں	عزت والوں کو	وہاں کے	ذلیل	اور اسی طرح	وہ یہ بھی کریں گے

فاتحانہ داخل ہوتے ہیں تو اُسے برباد کر دیتے ہیں۔ وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہی کچھ وہ ہمارے ساتھ

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿35﴾

اور بے شک میں	بھیجنے والی ہوں	ان کی طرف	تحفہ	پھر میں دیکھتی ہوں	کیا چیز	وہ جواب میں لاتے ہیں	قاصد

کریں گے۔ بے شک میں اُن کی طرف تحفے بھیجتی ہوں۔ پھر دیکھتی ہوں سفیر کیا جواب لاتے ہیں۔"

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ

پھر جب	وہ آیا	سلیمان کے پاس	فرمایا	کیا تم مدد دیتے ہو مجھے	مال کی	پس جو کچھ	دیا ہے مجھے اللہ نے	بہتر ہے

پھر جب سفیر تحفے لے کر سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا ''کیا تم لوگ مجھے مال دے کر ٹرخاتے ہو؟ اللہ

مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿36﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ

اس سے جو	اس نے دیا تم کو	بلکہ	تم ہی	ساتھ اپنے تحفوں کے	تم خوش ہوتے ہو	تو واپس جا	ان کی طرف

نے جو کچھ مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا۔ تم لوگوں کو اپنے تحفے مبارک۔ اب واپس اپنے لوگوں میں

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً

پھر البتہ ضرور ہم لائیں گے ان پر	لشکر	نہ	مقابلہ ہو سکے گا	ان سے	اس کا	اور البتہ ضرور ہم نکالیں گے انہیں	وہاں سے	ذلیل کر کے

جاؤ۔ ہم اُن پر ایسے لشکر لائیں گے جن کا مقابلہ کرنا اُن کے بس میں نہیں۔ ہم انہیں بے عزت کر کے نکال دیں گے

وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿37﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا

جب کہ وہ	رسوا ہوں گے	فرمایا	اے	سردارو	کون ہے تم میں	وہ جو لائے میرے پاس	اس کا تخت

اور وہ خوار ہوں گے۔'' سلیمان علیہ السلام نے کہا ''اے دربار والو تم میں سے کون ملکہ کا تخت میرے پاس لاتا ہے

قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿38﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا

پہلے	اس سے کہ	وہ آئیں میرے پاس	مسلمان ہو کر	کہا	ایک دیو نے	سے	جنوں	میں

اِس سے پہلے کہ وہ لوگ تابع ہو کر میرے پاس آئیں؟'' جنوں میں سے ایک دیو نے کہا ''میں اسے آپ کی خدمت میں لا سکتا ہوں

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ

میں لاؤں گا تیرے پاس	اس کو	پہلے	اس سے کہ	تو اٹھے	سے	اپنی جگہ	اور بے شک میں	اس پر	البتہ زور آور

اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں۔ میں یہ کام کرنے کی طاقت رکھتا ہوں اور

اَمِيْنٌ ﴿39﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ

امانت دار ہوں	اس نے کہا	اس نے	جس کے پاس تھا	علم	سے	کتاب	میں	لاؤں گا تیرے پاس	اس کو

دیانت دار بھی ہوں۔'' ایک اور شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بولا ''میں آپ کے پلک جھپکنے سے

قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا

پہلے	اس سے کہ	وہ پھرے	تیری طرف	تیری نظر	پھر جب اس نے	دیکھا اسے	پڑا ہوا	اس کے پاس	کہا	یہ ہے

پہلے وہ تخت لا دوں گا۔'' پھر جب سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا تو کہا ''یہ میرے رب کا

مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۚ لِيَبْلُوَنِيْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ

سے	فضل	میرے رب کے	تاکہ وہ آزمائے مجھے	کہ کیا میں شکر کرتا ہوں	یا	میں ناشکری کرتا ہوں	اور جو کوئی وہ	شکر کرے

فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔ جو شخص شکر کرتا ہے

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿40﴾

تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنے لیے	اور جو	وہ ناشکری کرے	تو بے شک	میرا رب ہے	بے نیاز	کرم کرنے والا

وہ اپنے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو بے شک میرا رب ہر چیز سے بے نیاز اور کرم کرنے والا ہے۔‘‘

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ

فرمایا	تم بدل ڈالو	اس کے لیے	تخت اس کا	ہم دیکھیں گے	کیا وہ راہ پاتی ہے	یا	وہ ہوتی ہے	سے	ان لوگوں میں جو

پھر سلیمان علیہ السلام نے کہا ’’اس تخت کا رُوپ بدل دو، دیکھیں وہ اِسے پہچان لیتی

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿41﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ

وہ نہیں راہ پاتے	پھر جب	وہ آئی	اسے کہا گیا	کیا اسی طرح کا ہے	تخت تیرا	وہ بولی	گویا کہ یہ	وہی ہے

ہے کہ نہیں۔‘‘ جب ملکہ آئی تو اس سے پوچھا گیا ’’کیا تمھارا تخت بھی ایسا ہے؟‘‘ وہ بولی ’’گویا یہ وہی ہے۔

وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿42﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ

اور وہ دیا گیا ہم کو	علم	سے	اس کے پہلے	اور ہم تھے	مسلمان	اور اسے روکا تھا اسے	اس نے جس کی	وہ تھی

ہمیں پہلے ہی بہت کچھ معلوم ہوا تھا اسی لیے ہم نے آپ کی اطاعت اختیار کر لی۔‘‘ اُسے جس چیز نے اب تک ایمان لانے سے روک

تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿43﴾ قِيْلَ

وہ عبادت کرتی	سے	سوائے	اللہ کے	بے شک وہ	وہ تھی	سے	قوم	کافروں کی	اُسے کہا گیا

رکھا تھا وہ جھوٹے معبودوں کی عبادت تھی کیوں کہ وہ ایک کافر اور مشرک قوم سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر اس سے

لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ

اس کو	تو داخل ہو	محل میں	پھر جب	اس نے دیکھا اسے	تو گمان کرنے لگی اسے	گہرا پانی	اور اس نے کھول دیا	سے

کہا گیا کہ ’’محل میں داخل ہو۔‘‘ وہ آگے بڑھی تو سمجھی گہرا پانی ہے۔ وہ گھبرا

سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ

پنڈلیوں اپنی	اس نے کہا	بے شک یہ	محل ہے	جڑاؤ کیا گیا	سے	شیشے	وہ بولی	اے میرے رب	بے شک میں

گئی اور اپنی پنڈلیاں ننگی کر لیں۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا ’’یقیناً یہ سارا محل شیشے کا بنا ہوا ہے۔‘‘ وہ کہنے لگی ’’اے میرے رب

3 ع 13 18

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿44﴾ ع وَلَقَدْ

میں نے ظلم کیا	جان اپنی پر	اور میں فرماں بردار ہوں	ساتھ	سلیمان کے	اللہ کے لیے	رب	جہانوں کے	اور البتہ بے شک

میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔اب میں سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ہو کر اللہ رب العالمین پر ایمان لائی‘‘ ہم نے قوم ثمود کی طرف ان

اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ

ہم نے بھیجا	طرف	قوم ثمود کی	بھائی ان کے	صالح کو	یہ کہ	تم عبادت کرو	اللہ کی	پھر اچانک	وہ تھے

کے بھائی صالح علیہ السلام کو رسول بنا کر اور یہ پیغام دے کر بھیجا ’’لوگو اللہ کی عبادت کرو‘‘ پھر وہ قوم جھگڑ کر

فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿45﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ

دو گروہ	وہ آپس میں جھگڑتے	اس نے کہا	اے قوم میری	کیوں	تم جلدی مچاتے ہو	برائی کی

دو گروہوں میں بٹ گئی۔صالح علیہ السلام نے کہا ’’اے میری قوم کے لوگو! تم بھلائی کرنے سے پہلے برے عذاب کے لیے کیوں

قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿46﴾ قَالُوْا

پہلے	بھلائی	کیوں نہیں	تم بخشش مانگتے	اللہ سے	تا کہ تم	تم رحم کیے جاؤ	وہ بولے

جلدی کرتے ہو؟تم اللہ سے گناہوں کی معافی کیوں نہیں مانگتے تا کہ تم پر رحم کیا جائے؟‘‘ وہ بولے

اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ

ہم نے بدشگونی لی	تجھ سے	اور اس سے جو	تیرے ساتھ ہے	اس نے کہا	بدشگونی تمہاری	پاس ہے	اللہ کے	بلکہ	تم ہو

’’اے صالح ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔‘‘ صالح علیہ السلام نے کہا ’’تمہاری نحوست کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں

قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿47﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي

لوگ	تم آزمائش میں پڑے ہوئے	اور وہ تھے	میں	شہر	نو	آدمی	وہ جو فساد کرتے تھے	میں

ہے۔ اب تم لوگوں کی آزمائش ہو رہی ہے۔‘‘ اور اس شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد

الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿48﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ

ملک	اور نہیں	وہ اصلاح کرتے تھے	وہ بولے	تم قسمیں کھاؤ	اللہ کی	کہ ضرور ہم رات کو حملہ کریں گے	اور اس کے گھر پر

پھیلاتے اور اصلاح کا کام نہ کرتے۔انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر آپس میں عہد کیا ’’ہم صالح اور اس کے لوگوں کو رات کے وقت

ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿49﴾

پھر	ضرور ہم کہیں گے	اس کے وارث کو	نہیں	ہم موجود تھے	قتل گاہ پر	اس کے گھر کی	اور بے شک ہم	البتہ سچے ہیں

چپکے سے ہلاک کر دیں گے۔بعد میں اس کے وارث سے کہہ دیں گے ’’ہم صالح اور اس کے لوگوں کی ہلاکت کے وقت موجود نہ

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿50﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ

اور وہ چال چلے	ایک چال	اور ہم نے چال چلی	ایک چال	اور وہ	نہیں	وہ جانتے تھے	آپ دیکھیں	کیسے

تھے۔ بے شک ہم سچے ہیں۔'' اِس طرح انہوں نے صالح علیہ السلام کے خلاف چال چلی اور ہم نے بھی چال چلی جس کی انہیں خبر نہ

كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿51﴾ فَتِلْكَ

وہ ہوا	انجام	ان کی چال کا	یہ کہ	ہم نے ہلاک کر دیا ان کو	اور ان کی قوم کو	سب کو	پس یہ ہیں

ہوئی۔ پھر دیکھو کیسا ہوا اُن کی چال کا انجام؟ ہم نے انہیں اور ان کی پوری قوم کو ہلاک کر دیا۔ اب دیکھ لو

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً ۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

ان کے گھر	ویران	اس وجہ سے جو	انہوں نے ظلم کیا	بے شک	میں	اس	ضرور نشانی ہے	ان لوگوں کے لیے

اُن کے گھر ویران پڑے ہوئے، ان کی نافرمانی کا نتیجہ۔ بے شک اس واقعے میں ان لوگوں کے لیے بڑا سبق ہے جو جاننا چاہیں۔

يَّعْلَمُوْنَ ﴿52﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿53﴾ وَلُوْطًا اِذْ

جو جانتے ہیں	اور ہم نے نجات دی	ان کو جو	وہ ایمان لائے	اور وہ تھے	پرہیزگار	اور لوط کو	جب

ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا تھا جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے تھے۔ اور ہم نے لوط علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔

قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿54﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

اس نے کہا	اپنی قوم کو	کیا تم آتے ہو	بے حیائی کو	اور تم	تم دیکھتے ہو	کیا تم	البتہ تم آتے ہو

یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ''کیا تم جان بوجھ کر بے حیائی کرتے ہو۔ تم لڑکوں

الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿55﴾

مردوں (کے پاس)	شہوت کے لیے	چھوڑ کر	بیویاں	بلکہ	تم	لوگ ہو	تم جہالت کرتے ہو

سے شہوت پوری کرتے ہو بیویوں کو چھوڑ کر، کتنے احمق ہو۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ

پھر نہ	وہ تھا	جواب	اس کی قوم کا	مگر	یہ کہ	وہ بولے	تم نکالو	خاندان لوط کو	سے

مگر لوط علیہ السلام کی قوم کا جواب یہ تھا کہ ''لوط علیہ السلام کے گھر والوں کو اپنی بستی

قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿56﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا

اپنی بستی سے	بے شک یہ	لوگ	بڑے پاک بنتے ہیں	پھر ہم نے نجات دی اسے	اور اس کے گھر والوں کو	مگر

سے نکال دو، یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔'' پھر ہم نے لوط علیہ السلام کو اور ان کے خاندان کو عذاب سے بچا لیا مگر

اِمْرَاَتَهٗ	قَدَّرْنٰهَا	مِنَ	الْغٰبِرِيْنَ ۝57	وَاَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا ۚ	فَسَآءَ
اس کی بیوی	ہم نے مقدر کیا اس کا	سے	پیچھے رہ جانے والوں میں	اور ہم نے بارش کی	ان پر	ایک بارش	پس بری تھی

اُن کی بیوی نہ بچی جس کا پیچھے رہ جانا ہم نے طے کر دیا تھا۔ ہم نے اُس قوم پر پتھروں کی بارش برسائی۔ کیسی بری

4 ع 14 19

مَطَرُ	الْمُنْذَرِيْنَ ۝58 ع	قُلِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	وَسَلٰمٌ	عَلٰى	عِبَادِهِ	الَّذِيْنَ
بارش	خبردار کیے گئے لوگوں پر	کہہ دیجیے	تمام تعریف ہے	اللہ کے لیے	اور سلام ہے	پر	اس کے بندوں	جن کو

بارش تھی جو اُن لوگوں پر کی گئی جنہیں پہلے خبردار کیا گیا تھا۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ کہیں شکر ہے اللہ کا، اور سلام ہے اللہ کے چنے

اصْطَفٰى ؕ	ءٰٓاللّٰهُ	خَيْرٌ	اَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ۝59 ؕ
اس نے چن لیا	کیا اللہ	بہتر ہے	یا جسے	وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

ہوئے بندوں پر اور آپ ﷺ مشرکین سے پوچھیں ”کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ شریک بناتے ہیں؟“